سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2022

سوموار،21۔نومبر2022

(یوم الاثنین،25۔ربیع الثانی1444ھ)

سترہویں اسمبلی: بیالیسواں اجلاس

جلد42 : شمارہ 6

317

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21-نومبر 2022

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1- **ایک وزیر** ضلعی حکومت ہائے شیخوپورہ، گوجرانوالہ، گجرات، حافظ آباد، سیالکوٹ، نارووال، منڈی بہاوالدین، سرگودھا، خوشاب، میانوالی، بھکر، چکوال، جہلم، اٹک اور قصور کے حسابات کی آڈٹ رپورٹس برائے آڈٹ سال 2017-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2- **ایک وزیر** شہری ضلعی حکومت راولپنڈی کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2017-2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3- **ایک وزیر** چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی، بہاولپور، محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ حکومت پنجاب کی پروفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 2017-18 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

319

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا بیالیسواں اجلاس

سوموار، 21۔نومبر2022

(یوم الاثنین، 25۔ربیع الثانی1444ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام4بج کر37منٹ پر
جناب سپیکر جناب محمد سبطین خان کی زیر صدارت منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیمO

كَلَّا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ﴿۱۷﴾ وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ﴿۱۸﴾ وَ
تَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ﴿۱۹﴾ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿۲۰﴾
كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا ﴿۲۱﴾ وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا
صَفًّا ﴿۲۲﴾ وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ
وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ﴿۲۳﴾ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي ﴿۲۴﴾ فَيَوْمَئِذٍ
لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ﴿۲۶﴾

سورۃ الفجر (آیات نمبر17تا26)

تو کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے عجیب پیدا کئے گئے ہیں(17)اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند کیا گیا ہے(18)اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح کھڑے کئے گئے ہیں(19)اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھائی گئی(20)پس اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم تو نصیحت کرتے رہو کہ تم نصیحت کرنے والے ہی ہو(21)اور تم ان پر داروغہ نہیں ہو(22)ہاں جس نے منہ پھیرا اور نہ مانا(23)تو اللہ اس کو بہت بڑا عذاب دے گا(24)بے شک ان کو ہمارے ہی پاس لوٹ کر آنا ہے(25)پھر ہمارے ہی ذمے ان سے حساب لینا ہے(26)

وَمَاعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

خدا کا ذکر کریں ذکر مصطفیٰ نہ کریں
ہمارے منہ میں ہو ایسی زبان خدا نہ کرے
در رسول پہ ایسا کبھی نہیں دیکھا
کوئی سوال کرے اور وہ عطا نہ کرے
کہا خدا نے شفاعت کی بات محشر میں
پہل حبیب کرے کوئی دوسرا نہ کرے
اسیر جس کو بنا کر رکھیں مدینے میں
تمام عمر رہائی کی وہ دعا نہ کرے

تعزیت

معزز ممبر رانا منان خان کی والدہ، معزز ممبر جناب عمران خالد بٹ کی والدہ اور سیہون شریف حادثے میں شہداء کے لئے دعائے مغفرت

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ہمارے ایک معزز ممبر اسمبلی رانا منان خان کی والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب محمد نواز چوہان: جناب سپیکر! معزز ممبر جناب عمران خالد بٹ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! سیہون حادثے میں شہید ہونے والوں کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ان سب کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجہ مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں گے ۔ جی راجہ صاحب!

سمارٹ یونیورسٹی آف سائنسز اینڈ ٹیکنالوجی بابت سال 2021 اور یونیورسٹی آف لیہ بابت سال 2022 کے بارے میں رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں
The Smart University of Sciences & Technology Bill 2021 (Bill No 87 of 2021) and the University of Layyah Bill 2022 (Bill No 18 of 2022)
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہائر ایجوکیشن کی رپورٹس ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ داخلہ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب منان خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، منان صاحب!

ضلع نارووال سے شکر گڑھ سڑک کو مکمل کرنے کے لئے وزیر اعلیٰ آفس سے ورک آرڈر اور فنڈز ریلیز کرنے کا مطالبہ

جناب منان خان: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا، میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ضلع نارووال میں کرتارپور کا ایک بہت اہم پراجیکٹ بنایا گیا تھا اس سلسلے میں نارووال سے شکر گڑھ روڈ بن رہی تھی جس کا ADP No . 3278 ہے اس پر ٹینڈر بھی ہو چکا ہے لیکن وزیر اعلیٰ کی طرف سے ٹھیکیدار کو work order جاری کرنے سے روک دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ صرف میرا حلقہ نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ پوری تحصیل ہے اور بین الاقوامی وزٹرز آتے ہیں۔ کرتارپور پراجیکٹ پر 17۔ارب روپیہ لگا ہے اگر ڈیڑھ ارب روپے کی یہ سڑک بن جائے گی تو اس سے کوئی اتنا مسئلہ نہیں ہو گا بلکہ اس سے علاقے کی پبلک کا بھلا ہو جائے گا۔ وہاں پر روزانہ کی بنیاد پر حادثات ہو رہے ہیں جن کے نتیجے میں اموات ہو رہی ہیں لہٰذا گزارش ہے کہ آپ اس کا notice لیں اور اس سڑک کے فنڈز کہیں اور transfer نہ کئے جائیں۔ اس پر سیاست نہیں ہونی چاہئے یہ تو main city to city road ہے لہٰذا اگر کسی کو پیسے دینے ہیں تو کسی اور مد سے دے دیں لیکن اس سڑک کے فنڈز transfer نہ کئے جائیں۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ کا point of view آ گیا ہے۔ راجہ صاحب! آپ اسے دیکھ لیں اور اسے کرنا ہے۔

سوالات

(محکمہ داخلہ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آج کا پہلا سوال نمبر 6555 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسرا سوال نمبر 6603 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6655 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: تھانہ کھرڑیانوالہ میں ملازمین کی تعداد نیز پنجاب مینٹیننس آف پبلک آرڈر آرڈیننس 1960 کے تحت اندراج ایف آئی آر کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*6655: **جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تھانہ کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد میں کتنے ملازمین کس کس عہدہ و گریڈ میں کب سے تعینات ہیں؟

(ب) اس تھانہ میں یکم جنوری 2020 سے آج تک کتنی ایف آئی آر درج ہوئی ہیں کس کس جرم کے تحت درج ہوئی ہیں؟

(ج) کتنی ایف آئی آر تھانہ ہذا کے ملازمین کی طرف سے درج کروائی گئی ہیں یہ ایف آئی آر کن کن افراد کے خلاف درج ہوئی ہیں اور کس کس جرم کے تحت درج کی گئی ہیں؟

(د) اس تھانہ میں دی پنجاب مینٹیننس آف پبلک آرڈر آرڈیننس 1960 کے تحت کتنی ایف آئی آر درج ہوئی ہیں یہ کس کس جرم کے تحت درج ہوئی ہیں اور کن کن ملازمین یا افراد نے درج کروائی گئی ہیں؟

(ہ) ان ایف آئی آر میں کتنے افراد کو گرفتار کیا گیا اور کتنے افراد کی ضمانت ہوئی ہیں؟

(و) اگر ان ایف آئی آر کے درج کروانے میں کوئی سیاسی ہاتھ ہے تو اس کے خلاف کیا ایکشن ہوا ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) تفصیل افسران و اہلکاران

IP	SI	ASI	HC	FC	LC
01	06	12	12	66	02

تفصیل تعیناتی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) تھانہ میں یکم جنوری 2020 سے آج تک 1724 ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں جن کی فہرست جرم وائز ہمراہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ملازمین کی طرف سے تھانہ ہذا میں 725 ایف آئی آرز درج رجسٹر ہوئیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) تھانہ کھرڑیانوالہ میں پنجاب مینٹیننس آف پبلک آرڈیننس 1960 کے تحت مقدمہ نمبر 24 مورخہ 06.01.2021 بجرم 16 دی پنجاب مینٹیننس آف پبلک آرڈیننس 1960 محمد شفیق کانسٹیبل سیکورٹی برانچ کی مدعیت میں درج رجسٹر ہوا۔

(ہ) مقدمہ نمبر 24 مورخہ 06.01.2021 بجرم 16 پنجاب مینٹیننس آف پبلک آرڈیننس 1960 جو ایک کس ملزم مسمی بوٹا ولد عبدالمجید کے خلاف درج رجسٹر ہوا جو کہ مورخہ 07.01.2021 کو گرفتار ہوا اور مورخہ 08.01.2021 کو مقدمہ ہذا میں ڈسچارج ہوا۔

(و) ایف آئی آر کے اندراج میں کسی قسم کی سیاسی مداخلت شامل نہ ہے

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں یہ پوچھا تھا کہ کیا ان ایف۔ آئی۔ آرز میں کوئی سیاسی مداخلت ہوئی ہے یا کوئی سیاسی ہاتھ ملوث ہے؟ اس کے جواب میں محکمہ نے کہا ہے کہ ان ایف۔ آئی۔ آرز میں کوئی سیاسی مداخلت نہیں ہے۔ آپ ان کے جواب کو ملاحظہ فرما

لیں۔ محکمہ نے جز(ب) میں بتایا ہے کہ تھانہ میں یکم جنوری 2020 سے آج تک 1724 ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں جن میں سے 725 ایف۔ آئی۔ آرز تھانہ ہذا کے ملازمین کی طرف سے درج ہوئی ہیں۔ اسی طرح جواب کے جز(ہ) میں بتایا گیا ہے کہ مقدمہ نمبر 24 مورخہ 06.01.2021 کو بجرم 16 پنجاب مینٹیننس آف پبلک آرڈیننس 1960 کے تحت درج کیا گیا جس میں مورخہ 07-01-2021 کو ملزم گرفتار ہوا اور 09-01-2021 کو یہ ملزم مقدمہ ہذا سے ڈسچارج ہو گیا یعنی چوبیس گھنٹے میں اس ملزم کو مقدمہ سے ڈسچارج کر دیا گیا۔ میں آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ پولیس ایسا کیوں کر رہی ہے، کیا یہ سب کچھ personal victimization کی وجہ سے ہوا ہے اور اس طریقے سے پولیس کو کیوں استعمال کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی اطلاع کے لئے سب سے پہلے یہ عرض کروں گا کہ جو مقدمات پولیس کی مدعیت میں درج ہوتے ہیں ان کی نوعیت مختلف ہوتی ہے وہ against the persons نہیں ہوتے اس لئے پولیس کی مدعیت میں پرچہ درج کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر جہاں منشیات برآمد ہوں وہاں پر پولیس مدعی ہوتی ہے۔ 355 مقدمات منشیات برآمد ہونے کے حوالے سے درج کئے گئے ہیں۔ اسی طرح اگر اسلحہ برآمد ہو تو اس کا مقدمہ بھی پولیس کی مدعیت میں درج کیا جاتا ہے اور اس حوالے سے 477 مقدمات پولیس کی مدعیت میں درج ہوئے ہیں۔ اگر کہیں پر جواء پکڑا جائے تو اس کا مقدمہ بھی پولیس کی مدعیت میں درج کیا جاتا ہے اور 75 مقدمات جوئے کے حوالے سے درج کئے گئے ہیں۔ پتنگ بازی کے حوالے سے بھی پولیس کی مدعیت میں مقدمہ درج کیا جاتا ہے اور اس حوالے سے 23 مقدمات درج کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس تاثر کو زائل کرنا چاہتا ہوں کہ پولیس کسی victimization کی بنیاد پر پرچہ درج کرتی ہے۔ ایسی بات بالکل نہیں ہے۔ پولیس ایسے جرم میں مدعی ہوتی ہے کہ جہاں پر کوئی individual complainant نہیں ہوتی اور یہ پولیس کا اپنا initiative ہوتا ہے۔ معزز رکن نے ایک خاص مقدمہ نمبر 24 کے متعلق پوچھا ہے جو کہ پنجاب مینٹیننس آف پبلک

آرڈیننس 1960 کے تحت درج ہوا ہے جس کی مدعیت ہمیشہ انتظامیہ ہی ہوتی ہے اور اسی لئے یہ مقدمہ پولیس کی مدعیت میں درج ہوا ہے۔ مقدمہ درج ہوا، اس کی تفتیش ہوئی اور تفتیش کے بعد اس مقدمہ کو ختم کر دیا گیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی بُرائی والی بات نہیں ہے کہ جس کو معزز رکن یہاں پر highlight کرنا چاہتے ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ جو بھی ایف۔ آئی۔ آر درج ہوتی ہے وہ قانون کے مطابق درج کی جاتی ہے اور اس کو ڈسچارج کرنے کے لئے بھی ایک طریق کار وضع کیا گیا ہے اور اسی کو اپنایا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجہ صاحب نے ایک generally بات کی ہے اور میں اس حد تک راجہ صاحب سے اتفاق کرتا ہوں جبکہ میں نے ایک specific مقدمہ کے حوالے سے سوال پوچھا تھا بہر حال میں on the floor of the House اس بات پر زیادہ اصرار نہیں کرتا لیکن میں حکومت اور وزیر صاحب سے یہ گزارش کروں گا یہ مقدمہ ایک specific وجہ سے درج کیا گیا ہے اور اگر راجہ بشارت صاحب کہیں گے تو میں انہیں وہ وجہ بھی بتا دوں گا۔ درحقیقت میں یہ چاہتا ہوں کہ عوامی فلاح کا کوئی کام ہو جائے۔ جب کسی special person کو victimize کرکے اس سے کوئی special task achieve کیا جاتا ہے تو یہ درست نہیں ہے اور اس سے گریز کیا جانا چاہئے۔ پولیس کی طرف سے پنجاب کی عوام کو تحفظ فراہم کیا جائے اور پولیس کی کارکردگی کو مزید بہتر بنایا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات بالکل صحیح ہے۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6687 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے زیر اہتمام سکولز اور کورٹس کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*6687: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) Child Protection and Welfare Bureau (CPWB) کا دائرہ کاراور دائرہ اختیار کیا ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) اب تک صوبہ بھر کے کتنے اضلاع میں Child Protection Institutions Schools اور Courts کا قیام عمل میں لایا جاچکا ہے، تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) متذکرہ ادارے نے Child Rehabilitation کے حوالے سے کیا اقدامات اُٹھائے ہیں نیز ان بچوں کو کون کون سی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں؟

(د) متذکرہ ادارے کی جانب سے قائم ہیلپ لائن کی تشہیراوران کو مؤثر بنانے کے حوالے سے کیااقدامات اُٹھائے گئے ہیں؟

(ہ) سال 2019 سے اب تک ہیلپ لائن پر کتنی شکایات موصول ہوئیں اوران میں سے کتنی شکایات کاازالہ کیا گیا، مکمل رپورٹ پیش کی جائے؟

(و) کیا (CPWB) ایسے بچوں کے حوالے سے اقدامات اٹھاتا ہے جو پیشہ وارانہ گداگروں کے ساتھ ہوتے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور وداخلہ (جناب محمد بشارت راجہ)

(الف) PDNC Act 2004 کی دفعہ 3-K کے تحت نادار مفلس, بے آسرا، بے سہارااور لاوارث بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا جاتا ہے۔ ایک دن سے لے کر پندرہ سال کے بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیاجاتا ہے مزید برآں جن بچوں کے لواحقین یاوالدین نہیں ہوتے ان کو اٹھارہ سال تک چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ میں رکھا جاتا ہے تاکہ معاشرے کاکار آمد شہری بنایا جاسکے PDNC Act 2004 کی دفعہ 3-K کے تحت مفلس, بے آسرا، بے سہارااور لاوارث بچے مندرجہ ذیل ہیں:۔

(3k) destitute and neglected child means a child who

(k) "destitute and neglected child" means a child who-

(i) is found begging; or

(ii) is found without having any home or settled place of abode and without any ostensible means of subsistence; or

(iii) has a parent or guardian who is unfit or incapacitated to exercise control over the child; or

(iv) lives in brothel or with a prostitute or frequently visits any place being used for the purpose of prostitution or is found to associate with any prostitute or any other person who leads an immoral or depraved life; or

(v) is being or is likely to be abused or exploited for immoral or illegal purpose or unconscionable gain; or

(vi) is beyond the parental control; or

(vii) has lost his parents or one of the parents and has no adequate source of income; or

(viii) is victim of an offence punishable under this Act or any other law for the time being in force and his parent or guardian is convicted or accused for the commission of such offence; [3][or][4][(ix) is at risk owing to disability or child labour; or

(x) is imprisoned with the mother or is born in a jail; or

(xi) is abandoned by the parents or guardian[;

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو 8 اضلاع لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، روالپنڈی، ملتان، رحیم یار خان، بہاولپور اور فیصل آباد میں قائم ہے اور انہی اضلاع میں چائلڈ پروٹیکشن سکولز بھی قائم ہیں۔چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ لاہور میں آٹھویں کلاس تک ادارہ کے اپنے سکول میں تعلیم دی جاتی ہے جبکہ باقی اضلاع میں پرائمری تک ادارہ جات کے اندر تعلیمی سہولیات میسر ہیں اس کے علاوہ ادارہ کے بچے مختلف ہائی سکولز، کالجز اور یونیورسٹی میں بھی زیر تعلیم ہیں جو بچے تعلیم میں توجہ نہیں لیتے ان بچوں کو

باقاعدہ تجزیے کے بعد فنی تعلیم دی جاتی ہے۔چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ ساہیوال کی عمارت مکمل ہوچکی ہے اور جلد ہی سیٹیں منظور ہونے کے بعد شروع کر دیا جائے گا۔جبکہ۔چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹ سرگودھا اور ڈیرہ غازی خان کی عمارتیں بھی تکمیل کے نزدیک ہیں۔مزید برآں چائلڈ پروٹیکشن یونٹ قصور میں بھی بچوں کی فلاح و بہبود کا کام کر رہا ہے۔صوبہ کے باقی اضلاع میں بھی مرحلہ وار چائلڈ پروٹیکشن یونٹ فیز-I میں 13 اضلاع میں تعمیر کا کام شروع ہے اور باقی 12 اضلاع میں بھی اس مالی سال میں کام شروع ہو جائے گا۔

.چائلڈ پروٹیکشن کورٹ ایک سپیشل عدالت ہے جو لاہور ہائی کورٹ سے Notified ہے۔لاہور میں باقاعدہ طور پر چائلڈ پروٹیکشن کورٹ قائم ہے جہاں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج بطور پریزائیڈنگ آفیسر تعینات ہیں جبکہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ایڈیشنل سیشن جج (ASJ-I) کے پاس بطور پریزائیڈنگ آفیسر چائلڈ پروٹیکشن کورٹ کے اختیارات ہیں۔

(ج) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نادار، مفلس بے سہارا اور عدم توجہی کا شکار بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیتا ہے اور PDNC Act 2004 کے تحت رہائش، خوراک، تعلیم تفریحی سہولیات اور قانونی معاونت بلا معاوضہ مہیا کرتا ہے۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کے چائلڈ پروٹیکشن انسٹی ٹیوٹس میں نادار، مفلس بے سہارا اور عدم توجہی کا شکار بچوں کو رہائش خوراک میڈیکل اور تفریحی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔ بتاریخ 06.10.2021 چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوٹس میں نابالغ نادار، مفلس بے سہارا اور عدم توجہی کا شکار بچوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن	بچوں کی تعداد	نمبر شمار	چائلڈ پروٹیکشن انسٹیٹیوشن	بچوں کی تعداد
1۔	لاہور	479	2۔	فیصل آباد	82
3۔	ملتان	57	4۔	گُجرانوالہ	107
5۔	سیالکوٹ	70	6۔	راولپنڈی	80
7۔	بہاولپور	83	8۔	رحیم یار خان	107

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے سال 2019 سے لیکر اب تک 16816 بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا۔

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کا فیملی ٹریسنگ سیکشن بچوں کو اُن کے خاندانوں سے ملوانے کے لئے سرگرم عمل ہے۔ سال 2019 سے لیکر اب تک فیملی ٹریسنگ سیکشن نے 6959 بچوں کو اُنکے خاندانوں کے ساتھ ملایا/ Reunite کیا۔

بچوں کی نفسیاتی ضروریات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے، چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو حفاظتی تحویل میں لئے گئے بچوں کو Psycho-Social-Counseling فراہم کرتا ہے۔ سال 2019 سے لیکر اب تک بچوں کے نفسیاتی مسائل حل کرنے کے لئے فیملی کونسلنگ سیکشن نے 15685 بچوں کو اِنفرادی اور اِجتماعی سطح پر Psycho-Social-Counseling فراہم کیں تاکہ وہ معاشرے کا کارآمد شہری بن سکیں۔

چائلڈ ہیلپ لائن 1121 نادار، مفلس بے سہارا اور عدم توجہی کا شکار بچوں تک پہنچنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ سال 2019 سے لیکر اب تک چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی ہیلپ لائن 1121 نے 18796 ہیلپ لائن کالز موصول کیں۔

سال 2019 سے لیکر اب تک چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے 124 لاوارث نومولود بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیکر بہتر پرورش کے لئے مناسب شادی شُدہ جوڑوں کی تحویل میں دیا تاکہ معاشرے کا کارآمد شہری بن سکیں۔

(د) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی چائلڈ ہیلپ لائن 1121 چوبیس گھنٹے بچوں کے تحفظ کے لئے سرگرم عمل ہے۔ چائلڈ ہیلپ لائن 1121 کی تشہیر کے حوالے سے پنجاب بھر میں آگاہی مہم کا باقاعدہ آغاز کیا گیا ہے جن کی تعداد 288 ہے۔

(ہ) چائلڈ ہیلپ لائن 1121 : چار ہندسوں پر مشتمل چائلڈ ہیلپ لائن ہمہ وقت 24 گھنٹے کھلی رہتی ہے اور تشدد کا شکار، عدم توجہی کا شکار لاوارث بچوں کو فوری اور تیز ترین مدد فراہم کرتی ہے۔ چائلڈ ہیلپ لائن 1121 پر سال 2019 سے اب تک 18790 کالز موصول ہوئیں اور قانون کے مطابق قانونی چارہ جوئی عمل میں لائی گئی۔

(و) جی ہاں! چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو ایسے بھکاری بچوں کے خلاف کارروائی کرتا ہے۔Punjab Destitute & Neglected Children Act, 2004 کی دفعہ 36 اور A-36 کے تحت بچوں سے بھیک منگوانا قانوناً جُرم ہے، چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو کی ٹیمیں روزانہ کی بُنیاد پر چوک چوراہوں ٹریفک سگنلز، مارکیٹس اور ایسی تمام جگہیں جہاں پر بچے بھیک مانگتے ہیں ریسکیو آپریشن کے لئے جاتی ہیں اور یہ ریسکیو ٹیمیں لاوارث بے آسرا مفلس لاچار اور بھیک مانگنے والے بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیتی ہیں۔سال 2019 سے لیکر اب تک چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو نے 16816 بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب کے جز(و) سے مطمئن نہیں ہوں کیونکہ جو بچے یا عورتیں ٹریفک کے اشاروں پر بھیک مانگتے ہیں ان کے خلاف کارروائی نہیں ہوتی۔ جب helpline پر شکایت کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ان بھیک مانگنے والی عورتوں نے جو بچے اُٹھائے ہوتے ہیں وہ ہمارے ادارے کے دائرہ کار میں نہیں آتے۔میں چاہتی ہوں کہ منسٹر صاحب ذرا اس کی وضاحت فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ بشارت صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! بالکل اشاروں پر بھیک مانگنے والی عورتوں کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے بلکہ کچھ عرصہ پہلے اسی معزز ایوان میں یہ بات کہی گئی تھی کہ محکمہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کوئی کارروائی نہیں کرتا لہٰذا ان کو باقاعدہ ہدایات جاری کی گئیں اور انہوں نے اس حوالے سے کارروائی کی ہے۔میں ذاتی طور پر اس بات کا شاہد ہوں کیونکہ اس کارروائی کے حوالے سے میں نے اپنی معزز خاتون رکن کو آگاہ بھی کیا تھا۔اگر محترمہ عائشہ اقبال صاحبہ چاہتی ہیں تو میں اس حوالے سے محکمہ چائلڈ پروٹیکشن بیورو کی طرف سے کی گئی کارروائی کی تفصیل ان کو فراہم کرنے کے لئے تیار ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔ محترمہ عائشہ اقبال صاحبہ! آپ جناب محمد بشارت راجہ صاحب سے اس حوالے سے مل لیں وہ آپ کو تفصیل فراہم کر دیں گے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جی، بہت شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 6879 میاں عبدالرؤف کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6927 بھی میاں عبدالرؤف کا ہے۔۔۔وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6959 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال تا عارف والا روڈ پر حادثات کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***6959: جناب محمد ارشد ملک:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ساہیوال تا عارف والا روڈ پر یکم جنوری 2021 سے آج تک کتنے حادثات رونما ہوئے ہیں ان حادثات کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) اس روڈ پر ہونے والے حادثات میں کون کون سی کمپنی کی بسیں وٹرک شامل ہیں پنجاب موٹروے پولیس کے کتنے اہلکار اس روڈ پر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں ان کے نام عہدہ، گریڈ بتائیں جو حادثات اس روڈ پر ہوئے ہیں ان کے اسباب کیا ہیں اس بابت کیا تحقیقات کروائی گئی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ان ٹرانسپورٹ کمپنی کے مالکان کے خلاف قانونی کارروائی کرنے اور ان کے روٹ پرمٹ کینسل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع ہذا میں ساہیوال تا عارف والا روڈ پر یکم جنوری 2021 سے 28 اپریل 2021 تک 04 مہلک حادثات رونما ہوئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) مقدمہ نمبر 21/38 مورخہ 28.01.2021 بجرم 322/337G/427 ت پ تھانہ ڈیرہ رحیم میں 4:15 بجے صبح کار نمبری LEE/4580 عارف والا کی طرف جا رہی تھی جبکہ ٹریکٹر ٹرالی نمبری MNK/8457 ساہیوال کی طرف آ رہی تھی شیریں موڑ کے قریب ٹریکٹر ٹرالی رونگ سائیڈ ہونے کی وجہ سے کار سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں ایک شخص جاں بحق اور دو زخمی ہو گئے۔

(2) مقدمہ نمبر 21/29 مورخہ 29.01.2021 بجرم 320/337G/279/427 ت پ تھانہ کمیر بوقت 02:00 بجے دن آٹو رکشہ بلا نمبر کمیر سے ساہیوال آ رہا تھا جبکہ ٹرک نمبری RII/141 ساہیوال سے کمیر کی طرف جا رہا تھا۔ جو سامنے سے آنے والے ٹرک سے ٹکرا گیا جس کے نتیجہ میں رکشہ میں سوار ایک بچہ ہلاک اور تین افراد زخمی ہو گئے۔

(3) مقدمہ نمبر 21/61 مورخہ 01.03.2021 بجرم 320/279/427 ت پ تھانہ کمیر بوقت 11:30 بجے رات کار نمبری LEC/6254 بہاولنگر سے لاہور کی طرف جا رہی تھی کہ مزدا ٹرک جو کہ رانگ سائیڈ سے آ رہا تھا۔ کار ٹرک سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں کار ڈرائیور موقع پر ہلاک ہو گیا۔

(4) مقدمہ نمبر 21/125 مورخہ 15.03.2021 بجرم 320/279/427 ت پ تھانہ ڈیرہ رحیم بوقت 01:50 بجے دن موٹر سائیکل رکشہ نمبری SLL/2404 , موٹر سائیکل رکشہ نمبر PKK/1013 پر 07 کس افراد سوار ہو کر بطرف عارف والا جا رہے تھے۔ قریب چک نمبر 101/9-L بس نمبر VR/2133 المدنیہ کمپنی اور LET/8761 کارواں کمپنی آپس میں تیز رفتاری سے پیچھے سے دونوں موٹر سائیکلوں پر چڑھ گئیں جس کے نتیجہ میں 05 کس افراد موقع پر ہلاک ہو گئے اور 02 کس افراد زخمی ہو گئے۔

(ب) ضلع ہذا میں یکم جنوری 2021 تا 28 اپریل 2021 تک عارف والا روڈ پر کل (4) مہلک حادثات رونما ہوئے

(1) ٹریکٹر ٹرالی کی کوئی کمپنی نہ تھی۔ (2) ٹرک کی کوئی کمپنی نہ تھی۔ (3) مزدا ٹرک کی کوئی کمپنی نہ تھی۔ (4) بس نمبر VR/2133 المدینہ ٹریول بورے والا جبکہ بس نمبر LET/8761 کارواں ٹرانسپورٹ کمپنی سے تھیں۔

عارف والا روڈ پر موٹروے پولیس کی ڈیوٹی نہ ہوتی ہے تاہم عارف والا روڈ تا 34/E.B دلو والا بنگلہ تک ساہیوال پٹرولنگ پوسٹ 34/E.B کے زیر کنٹرول ہے۔ ٹریفک پولیس سپیڈ گن کیمرہ کی مدد سے پنجاب ہائی وے پٹرول کے ملازمان وافسران کے ساتھ چیکنگ عمل میں لاتی ہے۔ PHP پوسٹ 34/E.B پوسٹ کی طرف سے 03 شفٹوں میں افسران وملازمان کی ڈیوٹی ہوتی ہے۔

ٹریفک پولیس کی طرف TW محمد آصف جاوید 586 سپیڈ گن کیمرہ پر ڈیوٹی سرانجام دیتا رہا ہے۔ اوراب TW محمد ارشد شاہ 1021 سپیڈ گن مین کیمرہ ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے۔

ان حادثات کا سبب سڑک کی ٹوٹ پھوٹ اور خرابی تھی۔ ڈرائیور حضرات خراب سڑک پر چلنے کی بجائے ون وے کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوئے اس وجہ سے حادثات رونما ہوئے ہیں۔

(ج) چونکہ قبل ازیں عارف والا روڈ پر نیو چوہدری بس سروس کی گاڑیاں حادثات کا شکار ہوئی ہیں۔ اور نیو چوہدری بس سروس کا روٹ پرمٹ کینسل کرنے کے لئے چیئرمین DRTA آفس ساہیوال بھجوائی جا کر سٹی ایریا سے روٹ تبدیل کروایا گیا ہے۔

علاوہ ازیں ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی کرنے والی گاڑیوں کے روٹ پرمٹ برائے معطلی / منسوخی قبضہ پولیس میں لے کر متعلقہ اتھارٹی کو بھجوائے جاتے ہیں۔ ایکسیڈنٹ کی صورت میں متعلقہ تھانہ مقدمہ درج رجسٹر کرتا ہے۔ اور تفتیشی افسران ان ڈرائیوروں کے ڈرائیونگ لائسنس برائے معطلی / منسوخی دفتر ٹریفک لائسنس برانچ بھجواتے ہیں انہیں مناسب عرصہ کے لئے معطل کیا جاتا ہے۔ اور سنگین حادثات کی

صورت میں ڈرائیوران کے لائسنس کینسل کئے جاتے ہیں۔مزید حکومت کی طرف سے جو احکامات صادر ہوں گے ان پر عمل درآمد کروایا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ساہیوال میں "قاتل بس سروسز" چل رہی ہیں۔ساہیوال میں ایسی بس سروسز چل رہی ہیں کہ جن کو کوئی پوچھنے والا نہیں اور نہ ہی وہاں کی عوام کا کوئی پُرسانِ حال ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک صاحب! آپ نے ابھی "قاتل بس سروسز" کہا ہے تو کیا یہ کسی بس سروس کا نام ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہاں پر کئی مختلف ناموں سے بس سروسز چل رہی ہیں اور کوئی specific ایک نام نہیں ہے اس لئے ان کا مشترکہ نام "قاتل بس سروسز" ہے۔ان بسوں کو تربیت یافتہ ڈرائیور نہیں چلا رہے۔یہ بسیں فیصل آباد، امروٹ اور ہارون آباد سے نکلتی ہیں۔یہ بسیں ساہیوال شہر میں عارف والا روڈ، پاکپتن روڈ اور ساہیوال شہر سے شُتر بے مہار کی طرح گزرتی ہیں۔

جناب سپیکر! ایک بس فیصل آباد سے آ رہی تھی جس کا ڈرائیور نااہل اور نالائق تھا اور اس نے 28 بے گناہ شہریوں پر بس چڑھا دی۔میرے حلقے L-9/101، L-9/102 اور L-9/91 سے لوگ سڑک کے قریب کھڑے تھے تو اس ڈرائیور نے ان پر بس چڑھا دی اور 28 لوگ موقع پر ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔یہ دس گیارہ مہینے پہلے کی بات ہے ان بسوں کو ڈی سی ساہیوال نے شہر سے گزرنے کا route دیا تھا جس میں 3/4 دفعہ طالب علموں کو ان بسوں کی وجہ سے حادثہ پیش آیا تو میں نے ڈی سی ساہیوال سے request کی تو انہوں نے ان بسوں کا شہر کے اندر سے route منسوخ کر دیا اور ان بسوں کو بائی پاس والا route دے دیا گیا۔آج اسمبلی میں یہ سوال کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ڈی سی صاحب نے ساہیوال کی عوام کے مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے شہر کے اندر سے ان بسوں کے route کو معطل کیا تھا لیکن Secretary Transport, Punjab نے شہر کے اندر والے route کو بحال کر دیا ہے۔میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب

سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ عوام کو حادثات سے محفوظ رکھنے کے لئے ڈی سی ساہیوال اور RT Secretary, Sahiwal نے جو فیصلہ کیا تھا اُس پر عمل درآمد کرایا جائے۔

جناب سپیکر: راجا صاحب! معزز ممبر کا یہ مؤقف ہے کہ یہ بسیں شہر کے اندر کی بجائے بائی پاس سے جائیں اور ڈی سی ساہیوال نے جو فیصلہ کیا تھا اُس پر عمل درآمد کرایا جائے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! اگر معزز رکن یہی سوال دے دیتے تو میں اُس کا جواب دے دیتا لیکن انہوں نے اپنے سوال میں یہ بات نہیں لکھی۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! یہ بس سروس کب سے چل رہی ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! جو بھی بس، کار یا وین کا accident ہو گا اُس کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور کارروائی کی جا رہی ہے۔ معزز ممبر نے متبادل route کے حوالے سے جو بات کی ہے میں ڈی سی ساہیوال سے کہوں گا کہ دوبارہ میٹنگ کر کے اس بات کو ensure کریں کہ ان بسوں کے لئے وہ route اختیار کیا جائے جس سے عوام کو تکلیف کا کم از کم سامنا کرنا پڑے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرے سوال جمع کرانے کے بعد یہ نئی صورتحال پیدا ہوئی ہے جب ڈی سی صاحب نے یہ سارا لکھ کر بھیجا ہے۔

جناب سپیکر: ملک صاحب! وزیر موصوف اس پر ایکشن لیں گے لیکن آپ یہ بتا دیں کہ یہ بس سروس کب سے چل رہی ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جب سے میں اور آپ اس اسمبلی میں بیٹھے ہیں یہ بس سروس اُس دور سے چل رہی ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! یہ بھی check کرا لیں کہ یہ بس سروس کب سے چل رہی ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! یہ بس سروس پہلے دور میں بھی چل رہی تھی اور اب بھی چل رہی ہے۔ پہلے دور میں بھی اگر کوئی غلطی کرتے تھے تو اُن کے خلاف کارروائی ہوتی تھی اب بھی وہ غلطی کریں گے تو کارروائی ہوگی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! Secretary Transport, Punjab نے ڈی سی ساہیوال کا order suspend کر دیا ہے تو وزیر موصوف اس کی انکوائری کرا لیں۔

جناب سپیکر: راجا صاحب! اس کی انکوائری کریں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! انکوائری کرا لیتے ہیں۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 7043 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7096 بھی جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7116 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ڈولفن ہیڈ کوارٹر اور چوہنگ ٹریننگ کالج میں جم اور لائبریری بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*7116: **سیدہ زہرا نقوی:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت ڈولفن ہیڈ کوارٹر اور چوہنگ ٹریننگ کالج میں جم اور لائبریری بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) یہ جم اور لائبریری کب تک قائم کی جائے گی اور ان پر کتنی لاگت آئے گی؟

(ج) کیا اس جم اور لائبریری سے عوام بھی استفادہ کر سکیں گے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور وداخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) **اسسٹنٹ ڈائریکٹر برائے نائب ناظم اعلی پولیس آپریشنز لاہور:**

ڈولفن ہیڈ کوارٹر والٹن روڈ اور ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز اقبال ٹاؤن، کینٹ وصدر ڈویژن میں اہلکاران کے لئے جم کی سہولت میسر ہے۔ڈولفن سکواڈ ہیڈ کوارٹرز والٹن روڈ لاہور میں ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز کینٹ، ماڈل ٹاؤن اور سول لائن موجود ہیں۔مین ہیڈ کوارٹرز میں اہلکاران کے لئے لائبریری کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایڈمن) برائے کمانڈنٹ پولیس ٹریننگ کالج لاہور۔

جی ہاں!

(ب) **اسسٹنٹ ڈائریکٹر برائے نائب ناظم اعلی پولیس آپریشنز لاہور:**

جم کی سہولت پہلے ہی موجود ہے جبکہ مین ڈولفن ہیڈ کوارٹرز میں اہلکاران کے لئے لائبریری کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایڈمن) برائے کمانڈنٹ پولیس ٹریننگ کالج لاہور۔

سال 2022 میں فنڈز کے اجراء پر منحصر ہے۔

کل 136.233 ملین روپے لاگت آئے گی۔

(ج) **اسسٹنٹ ڈائریکٹر برائے نائب ناظم اعلیٰ پولیس آپریشنز لاہور:**

متواتر موصولہ سکیورٹی تھریٹ کی وجہ سے صرف ڈولفن / PRU سکواڈ کے اہلکار ہی جم و لائبریری کی سہولت سے استفادہ حاصل کر رہے ہیں۔سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (ایڈمن) برائے کمانڈنٹ پولیس ٹریننگ کالج لاہور۔

جم اور لائبریری سے صرف ٹرینیز استفادہ کر سکیں گے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! میرا ایک جزوی سوال ہے کہ لائبریری کے قیام پر آنے والی لاگت کے بارے میں بتا دیا گیا ہے اور جب فنڈز مہیا ہوں گے پھر اس کام کو مکمل کیا جائے گا تو میری

یہ request تھی کہ یہ فنڈز جلدی مہیا کئے جائیں اور اس میں عوام کے لئے کوئی سہولت نہیں ہے تو اس سے عوام کو بھی استفادہ کرنے کی سہولت دی جائے تو یہ زیادہ بہتر ہو گا۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی، وزیر داخلہ!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ڈولفن secure premises ہیں تو وہاں عوام کیسے جائیں گے؟ ڈولفنز کے لئے لائبریری اور جم کی سہولت موجود ہے لیکن عوام وہاں سے استفادہ نہیں کر سکتے کیونکہ وہ سہولت discipline force کے لئے فراہم کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ نسرین طارق کا ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7135 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پولیس اصلاحات سے متعلقہ کمیشن کی سفارشات سے متعلقہ تفصیلات

*7135: **محترمہ نسرین طارق:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پولیس اصلاحات کو اب تک 24 کمیشنوں میں زیر بحث لایا جا چکا ہے اور انہوں نے اس سلسلے میں اپنی سفارشات بھی پیش کی ہیں؟

(ب) اس سلسلے میں سب سے آخری کمیشن کی سفارشات کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) مورخہ 18.02.2021 کو سپریم کورٹ بلڈنگ، اسلام آباد میں پولیس اصلاحات کے حوالے سے میٹنگ زیر صدارت عزت ماب جناب چیف جسٹس آف پاکستان، چیئرمین، قانون وانصاف کمیشن، پاکستان منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل امور زیر بحث آئے:۔

#پولیس شکایات سیل کی پراگریس رپورٹ۔

#پولیس اصلاحات کمیٹی کی سفارشات پر عمل درآمد کے حوالے سے اقدامات۔

#پولیس اصلاحات کمیٹی کی عملدرآمد رپورٹ جو کہ وفاقی وصوبائی حکومتوں کو 2019 کے دوران بھجوائی گئی۔

#نیشنل پولیس بیورو کی جانب سے "پاکستان میں جرائم کی تفتیش" نامی کتاب کی رونمائی۔

جناب انعام غنی صاحب سابقہ آئی جی پنجاب نے مذکورہ میٹنگ میں شرکت کی اور شرکاء کو پولیس اصلاحات کے حوالے سے آگاہ کیا کہ:" سابقہ تمام آئی جی صاحبان پنجاب نے پولیس اصلاحات کے حوالے سے انتھک کام کیا۔ صوبہ پنجاب میں ضلعی سطح پر پولیس شکایات سیل کا قیام عمل میں لایا گیا، جو کہ احسن طریقے سے کام سرانجام دے رہے ہیں۔ تاہم تمام ماتحتان محکمہ پولیس کو باور کروایا گیا ہے کہ ان کا کام عام آدمی کو اول ترجیح دینا اور انکی جائز شکایات کا احسن طریقے سے ازالہ کرنا ہے" کاپی منٹس آف میٹنگ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! محکمہ نے مجھے بڑی تفصیل سے جواب دے دیا ہے میں جواب سے مطمئن ہوں۔ مجھے صرف ایک بات ضرور کرنی ہے کہ ابھی بھی بہت اصلاحات کی ضرورت ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ نسرین طارق کا ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7137 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پولیس حراست میں مجرموں کی ہلاکت کی روک تھام کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*7137: **محترمہ نسرین طارق:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ 5 سالوں کے دوران صوبے بھر میں پولیس کی دوران حراست ملزموں / مجرموں کی اموات Extra Judicial Killing کے کتنے واقعات سامنے آئے؟

(ب) مذکورہ جرم کے سدباب کے لئے حکومت نے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں نیز ایسے جرائم کے لئے قوانین میں کون سی سزائیں موجود ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ)

(الف) گزشتہ 5 سالوں کے دوران صوبہ پنجاب میں پولیس کی حراست کے دوران ملزمان / مجرمان کی اموات کے کل 43 مقدمات درج ہوئے۔ جن میں سے 21 مقدمات خارج جبکہ 22 مقدمات چالان عدالت ہوئے ہیں۔

(ب) پنجاب پولیس ایسے تمام واقعات پر فی الفور قانونی کارروائی کرتے ہوئے واقعہ میں ملوث پولیس ملازمان کے خلاف بلا تفریق نا صرف محکمانہ بلکہ قانونی کارروائی بھی عمل میں لائی جاتی ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7227 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کم عمر موٹر سائیکل اور گاڑی چلانے والوں کے خلاف حکومتی کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

***7227: محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حکومت کی جانب سے موٹر سائیکل اور گاڑی چلانے والے کم سن بچوں کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) حکومت کی جانب سے موٹر سائیکل اور گاڑی چلانے والے کم عمر بچوں کی حوصلہ شکنی کیسے کی جاتی ہے کیا اس ضمن میں متعلقہ موٹر سائیکل اور گاڑی کو ضبط کیا جا سکتا ہے؟

(ج) حکومت کی جانب سے ٹریفک سے متعلقہ قوانین کی تشہیر اوران پر عملدرآمد کے حوالے سے کیا لائحہ عمل مرتب کیا گیا ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ٹریفک پولیس پنجاب نے پنجاب بھر میں کم عمر ڈرائیوروں کے خلاف جنوری 2021 تا 30۔جون 2021 تک 48710 چالان ٹکٹ جاری کئے ہیں۔

(ب) ٹریفک پولیس پنجاب کم عمر ڈرائیوروں کی حوصلہ شکنی کے لئے کم عمر ڈرائیوروں کو روک کر ان کے والدین / سرپرست کو طلب کیا جاتا ہے۔ والدین / سرپرست کی جانب سے تحریری گارنٹی اشٹام پیپر پر لی جاتی ہے کہ آئندہ یہ ڈرائیونگ نہ کریں گے اور اپنے کم عمر بچوں کو موٹر سائیکل اور گاڑی چلانے سے منع کریں گے۔

مزید یہ کہ یکم جنوری 2021 تا 30 جون 2021 تک 2082 موٹر سائیکل جبکہ 124 کاروں کو ضبط کیا گیا ہے جن کا جرمانہ کم عمر ڈرائیوروں کے والدین / سرپرست ادا کرتے ہیں۔

(ج) یکم جنوری 2021 تا 30۔جون 2021 تک ٹریفک پولیس پنجاب نے اپنی مدد آپ کے تحت صوبہ پنجاب میں ٹریفک قوانین کی تشہیر کے سلسلہ میں مندرجہ ذیل پروگرام منعقد کئے ہیں۔

ٹی وی پروگرام	ریڈیو پروگرام	سیمنار ورکشاپ	ٹریفک واک	ہفتہ وار مہم	روزانہ مہم	ڈرائیورو ں کو لیکچر	طالب علموں کو لیکچر	بورڈبینر	ہینڈبل بروشر	پبلک ایڈریس سسٹم	ٹوٹل
2118	1221	773	778	435	1804	6464	3387	12139	1144293	1990	1175402

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7243 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں ناجائز اسلحہ کے حامل افراد کے خلاف کارروائی اور گرفتاریوں سے متعلقہ تفصیلات

*7243: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں نا جائز اسلحہ رکھنے والوں اور ان پر قانونی کارروائی کے لئے مطلوبہ مؤثر اقدامات نہیں کئے جا رہے ہیں جس بناء پر اسلحہ کے زور پر جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو سال 20-2019 میں نا جائز اسلحہ رکھنے اور فروخت کرنے والے کتنے افراد کے خلاف مقدمات درج ہوئے، کتنے افراد گرفتار ہوئے اور ان کو سزا دلوائی گئی ضلع وار تفصیل بتائی جائے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ تاثر درست نہ ہے۔ پنجاب پولیس نا جائز اسلحہ رکھنے والوں کے خلاف متعلقہ قوانین کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لا رہی ہے اور ملزمان کو عدالتوں سے قرار واقعی سزا دلوائی جاتی ہے۔

(ب) سال 20-2019 میں نا جائز اسلحہ رکھنے اور فروخت کرنے والے افراد کے خلاف درج مقدمات کی ضلع وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں نے جو details مانگی تھیں وہ مجھے مل گئی ہیں میں مطمئن ہوں۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 7352 جناب محمد اشرف رسول کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7524 جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7525 بھی جناب بابر حسین عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7557 جناب محمد نواز چوہان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7558 بھی جناب محمد نواز چوہان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7574 جناب احسان الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7575 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر

7609 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7649 محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7650 بھی محترمہ نیلم حیات ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر چودھری مظہر اقبال کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7661 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولنگر: پی پی-243 میں شامل تھانہ جات اور چوکیوں میں سنگین وارداتوں کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*7661: **چودھری مظہر اقبال:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-243 تحصیل فورٹ عباس اور تحصیل ہارون آباد میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان تھانہ جات اور چوکیوں میں یکم جنوری 2020 سے آج تک چوری ڈکیتی، راہزنی اور قتل کے کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں؟

(ج) ان میں کتنے مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار کر لئے گئے ہیں اور کتنے مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار نہیں ہوئے ان کی گرفتاری نہ ہونے کی وجوہات بیان کریں؟

(د) ان مقدمہ جات کے تفتیشی ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ہ) جو ملزمان ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکے وہ کب تک گرفتار کر لئے جائیں گے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) حلقہ پی پی-243 میں 04 تھانہ جات ہیں۔

1۔ سٹی ہارون آباد 2۔ صدر ہارون آباد

3۔ فقیر والی 4۔ کچھی والا

(صدر ہارون آباد، فقیر والی کے کچھ چکوک حلقہ پی پی-242 میں شامل ہیں، جبکہ تھانہ کچھی والا کے زیادہ چکوک حلقہ پی پی-244 میں شامل ہیں)

حلقہ پی پی-243 میں ضلع پولیس کی کوئی چوکی نہ ہے۔ پنجاب ہائی وے پٹرول کی 03 پٹرولنگ پوسٹ شہید چوک، 6-R/138 ڈاہری اور لطیف آباد قائم ہیں۔ جو عوام الناس کے تحفظ کے لئے 24 گھنٹے اس علاقہ میں گشت کرتی ہیں۔

(ب) یکم جنوری 2020 سے آج تک مورخہ 18.10.2021 تک ذیل مقدمات درج ہوئے ہیں۔
قتل = 11 مقدمات ڈکیتی = 02 مقدمات راہزنی = 23 مقدمات چوری = 96 مقدمات

(ج) 99 مقدمات میں ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں جبکہ 33 مقدمات میں ملزمان کی گرفتاری بقایا ہے۔ جرم قابل دست اندازی سرزد ہونے پر کچھ ملزمان خود کو پیش عدالت کرتے ہیں اور کچھ ملزمان پیش پولیس ہو جاتے ہیں۔ کچھ ملزمان سزا کے خوف سے سکونت (رہائش) تبدیل کر کے دیگر اضلاع میں چلے جاتے ہیں اور موبائل نمبر تبدیل کر لیتے ہیں۔ اپنے آبائی علاقہ کے لوگوں سے رابطہ ختم کر لیتے ہیں۔ پولیس ان ملزمان کو تلاش کرنے کے لئے کھوج لگانے کا عمل جاری رکھتی ہے ملزمان کی سکونت تبدیل ہو جانے کی وجہ سے گرفتاری ملزمان میں تاخیر ہو جاتی ہے۔

(د) ان مقدمات کے تفتیشی افسران کے نام ذیل ہیں۔(انسپکٹر گریڈ 16، سب انسپکٹر گریڈ 14، اسسٹنٹ سب انسپکٹر گریڈ 11)

1۔ انسپکٹر غلام شبیر 2۔ انسپکٹر محمد بشیر 3۔ ذاکر شبیر SI 4۔ محمد فراز اسلم ASI 5۔ کاشف اقبال ASI 6۔ مطلوب حسین ASI 7۔ شوکت علی شاہ ASI 8۔ محمد افضل SI 9۔ سید جماعت علی SI 10۔ محمد سلیم اختر SI 11۔ فریاد حسین T/SI 12۔ محمد اکرم کیفی SI 13۔ سید عبدالرزاق SI 14۔ خالد رؤف SI 15۔ مطلوب احمد ASI 16۔ مقصود حسن نواز ASI 17۔ مشتاق احمد ASI 18۔ ایوب سیموئیل ASI 19۔ محمد احسن ضیاء ASI 20۔ سہیل آصف SI 21۔ عامر عباس قمر SI 22۔ محمد تاج ASI 23۔ شبیر حسین ASI 24۔ محمد آصف گجر ASI 25۔ محمد اکرم شاکر SI 26۔ محمد عباس ASI 27۔ اللہ یار عاصم ASI 28۔ ناظم علی SI 29۔ صفدر صیغم

30 SI۔ محمد عمران خاں 31ASI۔ فراز احمد 32SI۔ اعجاز حسین 33ASI۔ خرم حسین 34ASI۔ عبدالحکیم 35SI۔ محمد شریف 36 ASI کوثر علی ASI

(ہ) گرفتاری ملزمان کے لئے ضلع پولیس 24 گھنٹے مصروف عمل رہتی ہے۔ ملزمان کی گرفتاری کے لئے خصوصی ٹیمیں بھی تشکیل دی جاتی ہیں حلقہ PP/243 کے تھانہ جات سٹی ہارون آباد، صدر ہارون آباد، فقیر والی میں سنگین نوعیت کے ذیل مقدمات سٹی ہارون آباد کے مقدمات 21/453,21/703,21/813, تھانہ صدر ہارون آباد کے مقدمات: 21/293,21/309,21/409,21/416,21/425,21/426,21/423,21/451

تھانہ فقیر والی کے مقدمات:21/547,21/565,21/580,21/624,21/692, میں ملوث ملزمان کو گرفتار کر کے جیل بھجوایا گیا ہے۔ بقیہ ملزمان کو جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال ہے؟

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! یہ سوال پچھلے سال ستمبر کا ہے ایک سال گزر گیا ہے۔ میں نے اس سوال میں کچھ مقدمات کی تفصیل مانگی تھی۔ میں نے جز(ج) میں پوچھا تھا کہ ڈکیتی کی کتنی وارداتیں ہوئیں، کن کے ساتھ یہ وارداتیں ہوئیں ان کے نام، پتہ جات اور جو مال لوٹا گیا اس کی تفصیل دی جائے۔ ہمارے ایک زرگر کے ساتھ جو واردات ہوئی تو اس کے مسروقہ مال کی ابھی تک برآمدگی کی تفصیل نہیں دی گئی۔ میرا خیال ہے کہ اس سوال کو دوبارہ update نہیں کیا گیا لیکن ایک خوش آئند بات بھی ہے کہ ایک مسروقہ مال -/17,52,000 روپے کی پوری برآمدگی ہو چکی ہے لیکن ہمارے ایک زرگر کے ساتھ جو بازار میں ڈکیتی ہوئی تھی اس کے سامان کا ذکر نہیں کیا گیا۔ میری اطلاع کے مطابق ابھی تک برآمدگی بھی نہیں ہوئی۔ میرے خیال میں جو سوال اتنے پرانے ہو جائیں تو ان کی latest information بھی آنی چاہئے تاکہ awareness ہو جائے۔ میں اسی حوالے سے آپ کے توسط سے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ڈکیتی کی وارداتوں میں کوئی کمی نہیں آئی دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ علاقہ میں خصوصی طور پر موٹر سائیکل چھیننے کی وارداتوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ میں نے پچھلے اجلاس میں بھی نشاندہی کی تھی۔ محترم وزیر قانون نے وہاں ڈی۔پی۔او کو ہدایات بھی دی تھیں اور اس حوالے سے وہاں پر کچھ activity بھی ہوئی تھی لیکن ابھی تک تھانہ

فقیر والی کی حدود میں بہت زیادہ وارداتیں ہو رہی ہیں۔ میں زر گر کے حوالے سے پوچھنا چاہوں گا کہ اس حوالے سے کیا latest update ہے۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! دو مقدمات درج ہوئے تھے۔ پہلے کے متعلق یہ ہے کہ اس کی recovery کی تفصیل نہیں دی گئی کیونکہ recovery نہیں ہوئی۔ دوسرے کے متعلق یہ ہے کہ recovery ہوئی ہے اور اس کا یہاں پر ذکر بھی کیا گیا ہے۔ ہم نے اس کی تفصیل بھی دے دی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔ جی، محترمہ!

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 7717 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

موجودہ سال میں خواتین پولیس سٹیشن اور ڈیسک بنانے سے متعلقہ تفصیلات

7717*: سیدہ زہرا نقوی: کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) خواتین کو بااختیار بنانے میں مدد دینے کے لئے ہر سطح پر وومن پولیس سٹیشن اور ڈیسک قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو 21-2020 سے اب تک کتنے پولیس سٹیشن اور ڈیسک بنائے گئے ہیں؟

(ج) نیز حکومت آئندہ دو سالوں میں مزید کتنے پولیس سٹیشن اور ڈیسک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) پنجاب کے اضلاع لاہور، فیصل آباد، ملتان اور راولپنڈی میں وومن پولیس سٹیشن قائم کئے گئے ہیں۔ تھانہ کی سطح پر قائم شدہ 300 فرنٹ ڈیسک پر خواتین پولیس سٹیشن اسسٹنٹ کی تعیناتی کو ترجیحی بنیادوں پر عمل میں لایا گیا ہے۔ تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ پولیس کے تمام تھانہ جات کے فرنٹ ڈیسکس پر خواتین PSA (پولیس سٹیشن

اسسٹنٹ) تعینات نہ ہیں۔ تاہم تمام فرنٹ ڈیسک پر خواتین کی تعیناتی کو یقینی بنانے کے لئے تمام ممکنہ اقدامات اُٹھائے جا رہے ہیں۔

(ب) 2020-21 میں اور کوئی وومن پولیس سٹیشن قائم نہ کیا گیا ہے، البتہ مختلف اضلاع میں وومن ہیلپ ڈیسک / اینٹی وومن ہراسمنٹ سیل قائم کئے گئے ہیں نیز Victim Support Officers (خواتین کی ہیلپ کے لئے مددگار آفیسر) بھی تعینات کئے گئے ہیں۔

(ج) اس بارے میں حکومت وقت جو بھی پالیسی بنائے گی اس پر عمل درآمد یقینی بنایا جائے گا۔ مزید ضلعی سطح پر ہر ضلع میں کم از کم ایک وومن پولیس سٹیشن خواتین کی امداد کے لئے ضرور قائم کیا جانا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 7755 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7758 بھی محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7761 چودھری اختر علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7822 جناب منان خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7873 جناب محمود الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7875 بھی جناب محمود الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں، لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر میرا سوال نمبر 7922 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں گزشتہ سال میں سنگین نوعیت کے جرائم کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***7922: محترمہ خدیجہ عمر:** کیا داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور میں سال 2020 میں جرائم بشمول قتل، اغوا، چوری، ڈکیتی، اغوا برائے تاوان، بچوں اور خواتین کے خلاف جنسی تشدد کے کتنے جرائم ہونے اور یہ تعداد سال 2019 سے کتنی زیادہ ہے اگر زیادہ ہے تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

(ب) بڑھتے ہوئے جرائم کو کم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں کیا حکومت پولیس کی کارکردگی سے مطمئن ہے اگر مطمئن ہے تو عوام الناس عدم تحفظ کا شکار کیوں ہیں عوام کے اس ضمن میں اطمینان کو کس طرح جانچا جا سکتا ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع لاہور میں سال 2020 میں قتل، اغواء، چوری، ڈکیتی، اغواء برائے تاوان اور بچوں و خواتین کے خلاف جنسی تشدد کے سال2019 میں37585اور سال2020 میں38307 مقدمات درج ہوئے، جو کہ مجموعی طور پر سال 2019 کی نسبت سال 2020ء میں 722 مقدمات زیادہ ہیں۔ جس کی وجوہات آبادی میں اضافہ، دیہاتی آبادی کا شہر میں اور دیگر اضلاع سے لوگوں کا لاہور میں شفٹ ہونا، تھانہ جات کی تعداد میں اضافہ نہ ہونا، موجودہ تھانہ جات میں آبادی کے تناسب سے نفری کی کمی اور پولیس ملازمان و افسران کی لاء اینڈ آرڈ(احتجاجی جلسے جلوس) اور پروٹوکول ڈیوٹیوں میں مصروفیت ہیں۔ سال 2019 اور 2020 میں درج مقدمات کی ڈویژن وائز تفصیل علیحدہ سے مرتب ہو کر ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) بڑھتے ہوئے جرائم کے انسداد کے لئے مارکیٹوں، اہم مقامات بالخصوص جن مقامات / علاقہ جات میں زیادہ جرائم ہوتے ہیں وہاں پر تھانہ جات کی سرکاری گاڑیوں، ڈولفن فورس / PRU، محافظ سکواڈ کی پٹرولنگ کو مزید بہتر کیا گیا۔ پیدل گشت اور سول پارچات میں ڈیوٹی لگائی جاتی ہے تمام تھانہ جات کے سنگین جرائم کے ہاٹ سپاٹ کا ٹائم

وائز جائزہ لے کر پٹرولنگ پلان مرتب کیا جاتا ہے۔ جس پر تمام حلقہ افسران مہتمم تھانہ جات کو سختی سے عملدرآمد کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

ضلع میں آبادی کے تناسب سے پولیس نفری میں اضافے، جرائم پر کنٹرول، عوام الناس کے مسائل کے بروقت حل، پولیس کو عوام الناس کی جان و مال کے تحفظ کے لئے مطلوب لوازمات (گاڑیاں، موٹر سائیکلیں، اسلحہ، پولیس اہلکاران کی بہتر ویلفیئر) کی فراہمی سے عوام الناس میں احساس تحفظ کو مزید بہتر کیا جاسکتا ہے اور عوام کے اطمینان کو جانچا جاسکتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اپنے سوال کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 8016 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب فرانزک لیبارٹری کو ادارہ کی حیثیت دینے کی تجویز سے متعلقہ تفصیلات

***8016: محترمہ شاہدہ احمد:** کیا داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ Punjab Forensic Laboratory Authority اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو کہ جناب پرویز الٰہی کے دور حکومت میں وجود میں آیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ ادارہ پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ کے انڈر فرائض سرانجام دے رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت Punjab Forensic Laboratory Authority کو الگ independent ادارہ کی حیثیت دینا چاہتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ درست ہے کہ Punjab Forensic Laboratory Authority اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جس کے قیام کے لئے قانونی بنیاد جناب پرویز الٰہی صاحب کے دور حکومت میں رکھی گئی تھی اور پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی ایکٹ 2007 پاس ہوا تھا۔

(ب) ہاں! یہ بھی درست ہے کہ یہ ادارہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے انڈر اپنے فرائض سر انجام دے رہا ہے۔

(ج) پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی پہلے ہی پنجاب گورنمنٹ رولز آف بزنس 2011 کے شیڈول کے مطابق محکمہ داخلہ کی autonomous body ہے۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں نے جز(ج) میں پوچھا ہے کہ کیا حکومت Punjab Forensic Laboratory Authority کو الگ independent ادارہ کی حیثیت دینا چاہتی ہے اگر ہاں تو کب تک۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ یہ ادارہ پنجاب گورنمنٹ رولز آف بزنس 2011 کے شیڈول کے مطابق محکمہ داخلہ کی Autonomous Body ہے۔ میں اس پر تھوڑی سی بات یہ کرنا چاہتی ہوں کہ جو Autonomous Body ہوتی ہے اس کا اپنا ایک بورڈ ہوتا ہے اور اپنے اختیارات ہوتے ہیں۔ اس کے تحت وہ فیصلہ کرنے کا اختیار رکھتی ہے۔ یہ ایک ادارہ ہے اور ہمارے محکمہ داخلہ کو جوابدہ ہے۔ اس کی نہ اپنی کوئی body ہے اور نہ ہی کوئی service structure ہے۔ اس کے بارے میں وضاحت فرمادیں۔

جناب سپیکر: جی، راجہ صاحب!

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! محترمہ نے خود ہی فرما دیا ہے کہ باقاعدہ autonomous body ہے، یہاں پر لکھا بھی یہی ہے اور یہ اپنے معاملات خود چلاتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ وقفہ سوالات مکمل ہوا۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے جائیں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد: سی پی او اور سی ٹی او کے تحت خالی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***6555: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) فیصل آباد میں سی۔پی۔او اور سی۔ٹی۔او کے تحت منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں تفصیل گریڈ اور عہدہ وار بتائیں نیز کتنی اسامیاں کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں نیز ان اسامیوں کی منظوری کب ہوئی تھی؟

(ب) کیا جو پولیس ملازمین اس ضلع میں تعینات ہیں وہ اس ضلع کی آبادی اور جرائم کی شرح کے مطابق کافی ہیں؟

(ج) اس ضلع کا مالی سال 21-2020 کا بجٹ سی۔پی۔او اور سی۔ٹی۔او کا کتنا کتنا ہے؟

(د) کیا حکومت اس ضلع میں آبادی اور جرائم کی وجہ سے مزید پولیس ملازمین کی اسامیاں منظور کرنے اور تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) سی پی او آفس فیصل آباد میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

عہدہ	منظور شدہ اسامیاں	خالی اسامیاں
SSP(BS-18/19)	02	-
SP (BS-18)	08	01
DSA/ASP (BS-17)	22	01
DSP Legal (BS-17)	04	02
IP (BS-16)	90	41
IP Legal (BS-16)	17	17
SI (BS-14)	395	62

ASI (BS-11)	728	77
HC (BS-09)	974	62
FC (BS-07)	6398	625

بروئے رپورٹ CTO فیصل آباد:

حکومت پنجاب نے جولائی 2006 میں فیصل آباد کی شہری حدود کے لئے سٹی ٹریفک میں ایگزیکٹو سٹاف کی ذیل آسامیوں کی منظوری دی:

عہدہ	منظور شدہ
CTO(BS-18/19)	01
TO/DSP (BS-17)	04
STW (BS-16)	90
TW (BS-14)	1040
STA/HC (BS-07)	40
TA/Constables (BS-05)	100

سال 2008 میں ٹریفک پولیس کا دائرہ کار شہر سے بڑھا کر ضلع کی حدود تک کر دیا گیا بعد ازاں سال 2010 میں ٹریفک ریجن DSP صدر کی ایک پوسٹ فیصل آباد ریجن سے سٹی ٹریفک پولیس کو منتقل کر دی گئی اس طرح ٹریفک آفیسر DSP کی پوسٹ 04 سے بڑھ کر 05 ہو گئیں۔

2017 پنجاب ٹریفک وارڈنز سروسز رول کے نفاذ کے بعد پنجاب بھر میں ٹریفک وارڈنز کی نئی بھرتی نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا اور پہلے سے منظور شدہ نفری میں کو سال 2019 میں جو ترمیم وتوسیع کی گئی درج ذیل ہے۔

عہدہ	منظور شدہ
CTO(BS-18/19)	01
TO/DSP (BS-17)	05
STW (BS-16)	90
TW (BS-14)	860

STA/HC (BS-07)	91
TA/Constables (BS-05)	300

سی ٹی او آفس فیصل آباد میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:-

عہدہ	منظور شدہ	خالی اسامیاں
CTO(BS-18/19)	01	-
TO/DSP (BS-17)	05	-
STW (BS-16)	90	29
TW (BS-14)	860	136
STA/HC (BS-07)	91	82
TA/Constables (BS-05)	300	111

(ب) بمطابق پولیس رولز 2-2 کے مطابق 450 افراد پر ایک کانسٹیبل کی تعیناتی ہوتی ہے جو کہ ضلع فیصل آباد میں ناکافی ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

FC	HC	ASI	SI	IP
BS-07	BS-9	BS-11	BS-14	BS-16
17058	1333	7406	117	19

(ج) سٹی پولیس فیصل آباد کا بجٹ مالی سال 21-2020 مبلغ 5746,380249 روپے تھا
(5746 ملین تین لاکھ اسی ہزار دو سو انچاس روپے)

سٹی ٹریفک پولیس فیصل آباد کا بجٹ مالی سال 21-2020 مبلغ -/873,526956 روپے تھا۔(87 کروڑ 35 لاکھ 26 ہزار 9 سو چھپن روپے)

(د) جی ہاں! حکومت اس ضلع میں آبادی اور جرائم کی وجہ سے مزید پولیس ملازمین کی اسامیاں منظور کرنے اور تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

پنجاب فرانزک لیب کا بجٹ اور اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

***6603: جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پنجاب FORENSIC سائنس ایجنسی کو موجودہ مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم کس کس مقصد کے لئے فراہم کی گئی ہے؟

(ب) اس ایجنسی کے کل ملازمین کتنے ہیں لاہور میں کتنے ملازمین کام کررہے ہیں ان کے نام، عہدہ، تعلیم اور تجربہ بتائیں؟

(ج) کتنے ملازمین مستقل، کنٹریکٹ اور ڈیلی ویجز پر کام کررہے ہیں ان کی علٰیحدہ علٰیحدہ تفصیل فراہم فرمائیں؟

(د) اس ایجنسی نے آج تک مالی سال 21-2020 میں کتنی رقم خرچ کی ہے کون کون سا سامان اور کیمیکل خرید کیا گیا ہے؟

(ہ) کیا اس ایجنسی نے کسی مخصوص مقصد کے لئے کیمیکل خرید کیا ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) موجودہ مالی سال 21-2020 کے لئے مجموعی طور پر 1630.214 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی جس میں سے 1081.901 ملین روپے تنخواہوں کی مد میں اور 548.313 ملین روپے دوسرے اخراجات کی مد کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) اس ایجنسی کے کل ملازمین کی تعداد 705 ہے اور 436 ملازمین لاہور میں کام کررہے اور ان کے نام، عہدہ، تعلیم اور تجربہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مستقل اور کنٹریکٹ ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی کے بجٹ سے 15.03.2021 تک کل رقم 956.573 ملین روپے خرچ ہوئی جس میں سے 596.623 ملین روپے تنخواہوں کی ادائیگی پر اور 349.950 ملین روپے کیمیکلز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ بل بجلی، ٹیلیفون، پٹرول، انٹرنیٹ، کوریئر سروسز (پاکستان پوسٹ آفس) خدمات برائے دیکھ بھال HVAC، جنریٹر، ڈیٹا سنٹر، پرنٹر، / فوٹو کاپیئر ٹونر وغیرہ پر خرچ ہوئے ہیں۔

(ہ) پنجاب فرانزک سائنس ایجنسی میں فرانزک ٹیسٹ کرنے کے لئے ہی کیمیکل خریدے جاتے ہیں۔

صوبہ میں ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء کے لئے سنٹرز اور جاری شدہ لائسنسز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

***6879: میاں عبدالروف:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نئے ڈرائیونگ لائسنس کے اجراء کے لئے صوبہ بھر میں ضلع کی سطح پر صرف ایک ہی سنٹر بنایا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع میں ایک ہی آفس ہونے کی وجہ سے عوام الناس کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لائسنس کے حصول کے لئے دور دراز کے علاقوں سے آنے والے سائلین کو بار بار آفس کے چکر لگانا پڑتے ہیں؟

(ج) نئے ڈرائیونگ لائسنس لرننگ H.T.V اور L.T.V کی فیس کیا ہے اوران کا حصول کتنے دنوں میں ممکن ہوتا ہے یکم جنوری 2021 سے یکم مارچ 2021 تک کتنے لائسنس بنائے گئے ضلع وائز تفصیل فراہم کریں؟

(د) کیا حکومت عوام کی سہولت کے لئے پس ماندہ اور دور دراز کے علاقوں میں موبائل ڈرائیونگ یونٹ فراہم کرنے اور چھوٹے شہروں میں ڈرائیونگ سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) عوام کی سہولت کے پیش نظر ٹریفک پولیس نے پنجاب کے تمام اضلاع میں ایک سے زائد جگہ پر لرنر، ڈپلیکیٹ، رنیول لائسنس کی سہولیات کے لئے پولیس خدمت مراکز، Facilitation Centre موبائل ڈرائیونگ یونٹ فعال کئے ہیں۔

پنجاب کے بڑے شہروں (لاہور، راولپنڈی، فیصل آباد، گوجرانوالہ اور ملتان) میں ایک سے زائد نان کمرشل ڈرائیونگ لائسنس سنٹر ضلع کی سطح پر ایک ہی جگہ ہوتا ہے۔ پنجاب کے باقی شہروں میں کمرشل اور نان کمرشل ڈرائیونگ لائسنس سنٹر ہر ضلع میں ایک ہی ہے۔

(ب) سٹی ڈسٹرکٹ میں تحصیل کی سطح پر نان کمرشل ڈرائیونگ لائسنس جاری کئے جارہے ہیں جبکہ باقی 31 اضلاع میں ایک ڈسٹرکٹ ٹریفک آفیسر ہونے کی وجہ سے کمرشل و نان

کمرشل ڈرائیونگ لائسنس ضلع کی سطح پر جاری ہو رہے ہیں۔ اسی طرح LTV اور HTV لائسنس کے ٹیسٹ میں ٹریفک پولیس کے ساتھ محکمہ ٹرانسپورٹ کا نمائندہ موٹروہیکل، ایگزامیز (MVE) بھی بورڈ کا ممبر ہوتا ہے۔ ہر ضلع میں MVE بھی ایک ہی ہوتا ہے۔ جس وجہ سے ایک ہی دفتر میں ڈرائیونگ لائسنس جاری ہو سکتے ہیں۔

(ج) HTV کی 200 روپے جبکہ LTV کی 150 روپے ٹیسٹنگ فیس ہے جبکہ Revolving Fund اکاؤنٹ کے 180 روپے ہے۔ HTV کی 1200 اور LTV کی 900روپے 5 سال کے لئے فیس ہے۔

LTV کا لرنر لائسنس 21 سال سے زائد کی عمر کو جاری ہوتا ہے اسی طرح HTV کا لرنر ان افراد کا جاری ہوتا ہے جن کے پاس 3 سال پرانا ریگولر لائسنس LTV یا موٹر کار کا ہو۔ درخواست گزار لرنر لائسنس کے حصول کے 6 ہفتوں بعد ڈرائیونگ لائسنس ٹیسٹ میں شمولیت کر سکتا ہے۔

یکم جنوری 2021 سے 28 فروری 2021 تک ڈرائیونگ لائسنس کی تمام تفصیل ضلع اور کیٹگری وائز تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) لرنر، ڈوپلیکیٹ، رینیول لائسنس کی سہولیات پنجاب کے تمام اضلاع میں خدمت مراکز اور موبائل ڈرائیونگ یونٹ فعال ہیں

شیخوپورہ موضع ڈھاکے میں 5 سالہ بچے کا زیادتی کے بعد قتل سے متعلقہ تفصیلات

***6927: میاں عبدالروف:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 26 فروری 2021 کو موضع ڈھاکے تحصیل شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ کے رہائشی پانچ سالہ بچے عبدالرحمان ولد محمد شفیق کو نامعلوم افراد نے امام بارگاہ کے اندر بدفعلی کرنے کے بعد بیدردی سے قتل کر دیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے تو کن افراد کے خلاف اور کونسی دفعات کے تحت مقدمے کا اندراج کیا گیا ہے اس میں نامزد ملزمان کے نام مع ولدیت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) کیا اس مقدمے میں اب تک کوئی گرفتاری عمل میں لائی گئی ہے مذکورہ مقدمے کے حوالے سے مکمل تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چوکی ڈھاکے کا رہائشی عبدالرحمن ولد محمد شفیق بعمر پانچ سال کو نامعلوم ملزمان نے امام بارہ گاہ کے ساتھ واقعہ رہائشی کمرہ میں بدفعلی کرنے کے بعد بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ وقوعہ کے متعلق مقدمہ درج رجسٹر ہو چکا ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے وقوعہ کے متعلق مقدمہ نمبر 136/21 مورخہ 27.04.2021 بجرم 377/302 ت پ تھانہ شرقپور شریف بر خلاف نامعلوم ملزمان درج رجسٹر ہو چکا ہے۔

(ج) اندراج مقدمہ کے بعد تفتیش مقدمہ شاہ فیصل SI کے سپرد ہوئی دوران تفتیش ملاحظہ موقع کیا گیا کرائم سین یونٹ DPO آفس اور PFSA ٹیمیں بلوا کر موقع سے شواہد اکٹھے کئے گئے بچے کی نعش کو پوسٹ مارٹم کروایا گیا (Swab) کے پارسل تیار کر کے PFSA لاہور برائے ملاحظہ بھجوائے گئے مشتبہ گان کے DNA ٹیسٹ کروائے گئے ملزم مسمی قاسم مبشر ولد مبشر قوم انصاری سکنہ ڈھاکے کا DNA ٹیسٹ مثبت آنے پر ملزم کی گرفتاری عمل میں لائی گئی گرفتار ملزم سے جائے وقوعہ کی نشاندہی برآمدگی کروانے کے بعد واپس آرہے تھے کہ ملزم کے دیگر ساتھیوں نے پولیس پارٹی پر فائرنگ کر کے ملزم پولیس حراست سے چھڑوا کر بھاگ گئے جس پر مقدمہ نمبر 194/21 مورخہ 20.03.2021 بجرم 324/353/224/225 ت پ تھانہ شرقپور شریف درج رجسٹر کر کے بغرض گرفتاری ملزمان ناکہ بندی کروائی گئی دوارن ناکہ بندی ملزمان نے پولیس پارٹی کو سامنے دیکھ کر فائرنگ شروع کر دی ملزمان کی فائرنگ سے ان کا اپنا ہی ساتھی گرفتار ملزم قاسم ولد مبشر جاں بحق ہو گیا جس کی بابت مقدمہ نمبر 196/21 مورخہ 20.03.2021 بجرم 302/353/324 ت پ PAO13(2)A2015 تھانہ شرقپور شریف درج رجسٹر ہوا۔

اوکاڑہ: بے نظیر روڈ پر ڈکیتی، چوری کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

*7043: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بے نظیر روڈ اوکاڑہ پر 10 جنوری 2021 سے آج تک کتنی واردات ڈکیتی اور چوری کی ہوئی ہیں کن کن دکانوں پر ہوئی ہیں کتنا کتنا سامان لوٹا گیا ہے تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ بتائیں؟

(ب) ایکسپو الیکٹرونکس پر کتنی ڈکیتی اور چوری کی واردات اس عرصہ کے دوران ہوئی ہیں ان کے مقدمہ نمبر بتائیں کتنا سامان لوٹا گیا تھا ان کے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اگر نہیں ہوئے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا کوئی ریکوری ملزمان سے ہوئی ہے کتنی ریکوری واپس مدعی کو کی گئی ہے اگر کوئی ریکوری نہیں ہوئی تو اس کی وجوہات اور ذمہ داران کون کون ہیں؟

(د) کیا ڈی پی او اوکاڑہ نے اس بابت کوئی انکوائری کروائی ہے تو اس کی مفصل رپورٹ فراہم کریں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) 10۔جنوری 2021 سے 28 اگست 2021 تک بے نظیر روڈ پر ڈکیتی، چوری کی کوئی واردات نہ ہوئی ہے۔

(ب) اس عرصہ کے دوران ایکسپو الیکٹرونکس پر بھی کوئی ڈکیتی، چوری کی واردات نہ ہوئی ہے۔

(ج) کوئی واردات سرزد ہوئی ہے اور نہ ہی ریکوری ہوئی ہے۔

(د) چونکہ کوئی وقوعہ سرزد نہ ہوا تو اس لیئے انکوائری کی ضرورت نہ ہے۔

اوکاڑہ: شہر اور پی پی۔ 189 میں ڈکیتی، چوری کی وارداتوں اور مال مسروقہ کی برآمدگی وحوالگی سے متعلقہ تفصیلات

*7096: **جناب منیب الحق:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم مارچ 2021 سے آج تک اوکاڑہ شہر اور پی پی۔ 189 میں ڈکیتی اور چوری کی کتنی وارداتیں رپورٹ ہوئی ہیں کس کس علاقہ میں ہوئی ہیں کس کس تھانہ میں ایف آئی آر درج ہوئی ہیں؟

(ب) ان وارداتوں میں کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں ان کے نام و پتا جات بتائیں؟

(ج) ان وارداتوں میں کتنا سامان لوٹا گیا اور کتنا سامان پولیس نے ریکور کیا اور کتنا ریکور کردہ سامان مالکان کو واپس کیا گیا ان کی مکمل تفصیلات دی جائیں؟

(د) بے نظیر روڈ اوکاڑہ پر کتنی دکانوں میں چوری اور ڈکیتی کی وارداتیں ہوئی ہیں ان دکانوں کے نام بتائیں نیز ان کا کتنا مالی و دیگر سامان چوری یا ڈکیتی کے دوران لوٹا گیا کتنا ریکور ہوا ہے کس کس کا ریکور ہوا ہے کتنا بقایا ہے، کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں اور کتنے مفرور ہیں کب تک گرفتار ہونگے مکمل تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) اوکاڑہ شہر اور پی پی-189 دو تھانہ جات اے ڈویژن اور بی ڈویژن پر مشتمل ہے یکم مارچ 2021 سے لے کر آج تک دونوں تھانہ جات کی حدود میں ڈکیتی کی کل 29 وارداتیں ہوئیں ان میں سے 19 مقدمات چالان ہوئے۔ جبکہ چوری کی بھی کل 29 وارداتیں ہوئیں جن میں 19 مقدمات چالان ہو چکے ہیں۔ چالان شدہ مقدمات کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس عرصہ کے دوران ڈکیتی اور چوری کے 115 ملوث ملزمان میں سے 89 ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت کیا گیا۔ ملزمان کے نام و پتہ کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) اس عرصہ کے دوران ڈکیتی کی وارداتوں میں کل 7672460 روپے مال مسروقہ ہوا جس میں تقریباً 49 لاکھ روپے کا مال برآمد کر کے مالکان کو واپس کیا جا چکا ہے۔ جبکہ بقیہ 12 کس ملزمان کو ٹریس کرنے کا تحرک کیا جا رہا ہے۔ جبکہ اس عرصہ کے دوران چوری کی وارداتوں میں کل 5626410 روپے مال مسروقہ ہے جس میں سے تقریباً -/4522200 کا مال برآمد کر کے مالکان کو واپس کیا جا چکا ہے جبکہ بقیہ 14 نامعلوم ملزمان کی تلاش جاری ہے۔

(د) بینظیر روڈ علاقہ تھانہ اے ڈویژن کی حدود میں آتا ہے۔ اس عرصہ کے دوران کسی بھی دوکان پر کوئی واردات نہ ہوئی ہے۔

شیخوپورہ ضلع کے رہائشی ایس ایچ اوز کی اپنے آبائی ضلع کے تھانوں میں تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*7352: **جناب محمد اشرف رسول:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ میں مقامی ضلع کے رہائشی ایس ایچ او کو مختلف تھانوں میں تعینات کیا گیا ہے۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی تعیناتی سے وہ اپنے مقامی علاقہ پراثر انداز ہورہے ہیں جس سے سفارشی سسٹم مزید پروان چڑھ رہا ہے اور روز بروز کرائم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ مقامی رہائشی ایس ایچ او کن کن تھانوں میں تعینات ہیں اور کتنے عرصے سے ہیں ان ایس ایچ اوز کے نام مع پتا جات اور کتنے عرصے سے ضلع شیخوپورہ میں تعینات ہیں؟

(ب) کیا حکومت ان ایس ایچ اوز کو تبدیل کرنا چاہتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔ اس بابت آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) اس سلسلہ میں آئی جی پنجاب کے جاری کردہ سٹینڈنگ آرڈر کی ہدایات کی روشنی میں ضلع شیخوپورہ کے 16 تھانہ جات میں کوئی بھی SHO ضلع ہذا کا رہائشی نہ ہے بلکہ دوسرے اضلاع کے رہائشی ہیں۔ مزید برآں SHOs کی کارکردگی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان کی تعیناتی مختلف پولیس سٹیشن میں کی جاتی ہے۔ حالات کے مطابق مناسب مدت کے بعد SHOs کا ردوبدل بھی کیا جاتا ہے۔ SHOs کی کڑی نگرانی اور ان کی کارکردگی کو باقاعدہ مانیٹر کیا جاتا ہے۔

(ب) ضلع ہذا میں کوئی بھی SHO ضلع شیخوپورہ کا رہائشی تعینات نہ ہے۔

نارووال بیوہ کے بیٹے کے اغواء سے متعلقہ تفصیلات

***7524: جناب بابر حسین عابد:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیایہ درست ہے کہ مورخہ 12 جولائی 2021 ٹی وی چینل PNN کی خبر کے مطابق کوٹ نیناں (نارووال) کی رہائشی بوڑھی بیوہ کا بیٹا اپنی 70 سالہ ماں کی دوائی لینے بازار گیا مگر سولہ دن تک گھر واپس نہ آیا اوراس کی موٹر سائیکل ویرانے سے ملی؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ تھانہ متعلقہ کی پولیس کو ملزمان کی نشاندہی بھی اس کے وارثوں نے کی ہے کہ ملزم نے اس کی بیوی کا 7 تولہ زیور چند دن کے لئے لیا تھا مگروہ اب دینے سے انکاری تھا اور اغواء ہونے والا بار بار اس کی واپسی کا تقاضہ کررہا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس نامزد ملزم سے ملی ہوئی ہے اوراس کے خلاف مقدمہ درج کرنے سے انکاری ہے کیا DPO نارووال اس بابت خود انکوائری کرنے ملزم کو گرفتار کرنے اور ذمہ دار پولیس ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) مدعی فریق کی جانب سے تھانہ نینان میں وقوعہ مذکور کی بابت درخواست موصول ہونے پر مقدمہ نمبر 119 مورخہ 01.07.2021 جرم 365ت پ تھانہ نینان درج رجسٹر کر کے تفتیش عمل میں لائی گئی۔ جو دوران تفتیش متذکرہ وقوعہ ہونا نہ پایا گیا۔ بدیں ہذا میں رپورٹ اخراج مرتب ہوئی۔

(ب) مقدمہ نامعلوم ملزمان کے خلاف درج رجسٹر ہوا تاہم بعد ازاں مدعی فریق نے بذریعہ تتمہ بیان 04 کس ملزمان مسمیان 1۔ نذیر خان ولد عبدالرحمان قوم پٹھان سکنہ ولی پور بوڑا 2۔ عثمان خاں 3۔ فریاد خاں پسران محمد اشرف اقوام پٹھان سکنائے جرپال پلاٹ 4۔ محمد سلیمان ولد نزیر احمد قوم گجر سکنہ جموال کو نامزد کیا تفتیشی افسر نے مقدمہ ہذا میں تفتیش عمل میں لائی جس سے یہ بات سامنے آئی کہ مدعی فریق کا ملزمان کے ساتھ

پراپرٹی کا تنازعہ اور رقم کے لین دین کے معاملات چل رہے ہیں، جو اس بابت فریقین کے مابین سول دعویٰ جات بھی زیر سماعت ہیں۔
مقدمہ متذکرہ بالا خود ساختہ اور من گھڑت کہانی پر مبنی ہے۔ جو محض ملزم فریق کو حراساں کرنے کے لئے درج کروایا گیا، جو کہ دوران تفتیش ملزمان کا مغوی کو اغواء کرنا ثابت نہ ہوا تاہم مقامی پولیس نے مغوی کا سوراغ لگانے کے لئے اپنی کوشش جاری رکھیں جو بلا آخر مورخہ 20.08.2021 کو مدعی فریق کے قبضہ سے ہی برآمد ہوا جس کو مقدمہ درج کروانے کی غرض سے چھپایا ہوا تھا۔ بحالات بالا مقدمہ ہذا میں اخراج رپورٹ مرتب ہو چکی ہے۔ جو کہ پراسیکیوشن برانچ میں جمع کروائی جارہی ہے۔

(ج) یہ بات درست نہ ہے۔ مقامی پولیس شکائت کنندہ کی درخواست پر مقدمہ درج کر کے تفتیش مکمل کر چکی ہے جو کہ دوران تفتیش وقوعہ متذکرہ من گھڑت کہانی پر مبنی پایا گیا۔

خانیوال لڑکی کو چھیڑنے سے منع کرنے پر دو افراد کا بزرگ شہری پر بہیمانہ تشدد سے متعلقہ تفصیلات

*7525: **جناب بابر حسین عابد:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 12 جولائی 2021 ٹی وی چینل PNN کی خبر کے مطابق خانیوال کالونی نمبر 3 کے رہائشی بزرگ اور شریف شہری کو دو افراد نے لڑکی کو چھیڑنے سے منع کرنے پر ہنٹر، بجلی کی تاروں اور راڈ سے کپڑے اتار کر برہنہ کر کے تشدد کیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بابت متعلقہ تھانہ کی پولیس اطلاع کے باوجود بروقت موقعہ پر نہ آئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس بااثر ملزمان کے ساتھ ملی ہوئی ہے جس کی وجہ سے 3،4 دن گزرنے کے باوجود ملزمان کے خلاف FIR درج نہیں ہوئی ہے بلکہ یہ مدعی کو جان سے مارنے کی دھمکیاں دے رہے ہیں اس بابت متعلقہ پولیس ملازمین کو ملازمت سے برخاست کیوں نہیں کیا گیا وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یہ کہ پیرا ہذا میں درج ٹی وی چینل PNN کی خبر مورخہ 12 جولائی 2021 کی بابت DSP/SDPO صدر سرکل خانیوال سے رپورٹ طلب کی گئی بمطابق رپورٹ DSP/SDPO صدر سرکل خانیوال مورخہ 16.06.2021 کو مسماۃ شمیم اختر زوجہ وحید احمد نے تھانہ سٹی خانیوال درخواست گزاری کہ اس کے شوہر وحید نے اس کی بیٹی فضا بتول بعمر 12/13 سال سے زنا کیا۔ درخواست موصول ہونے پر فوری طور پر بمطابق قانون مقدمہ نمبر 336 مورخہ 16.06.2021 بجرم 376 ت پ تھانہ سٹی خانیوال درج کیا گیا۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ وقوعہ کی اطلاع ملتے ہی مقامی پولیس موقعہ پر پہنچی۔ جائے وقوعہ سے شواہد اکھٹے کئے۔ وکٹم فضا بتول کا DHQ ہسپتال خانیوال سے ڈاکٹری ملاحظہ کروایا گیا۔ اس روز مورخہ 16.06.2021 کو فوری طور پر مقدمہ درج کیا گیا۔ نیز ملزم وحید احمد کا PFSA لاہور سے DNA ٹیسٹ کروا کر اور تفتیش میں گنہگار پا کر حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے، وقوعہ مورخہ 16.06.2021 کا ہے اور اسی روز بلا تاخیر مقدمہ کا اندارج کیا گیا۔ مقدمہ ہذا مسماۃ شمیم اختر جو ملزم وحید احمد کی بیوی اور وکٹم فضا بتول کی والدہ کی مدعیت میں درج ہوا۔ تفتیش مقدمہ میں ملزم گنہگار پا کر حوالات جوڈیشل بھجوایا گیا۔ بعد ازاں وکٹم فضا بتول کے ہاں بچی کی پیدائش ہوئی جس پر مورخہ 14.09.2021 کو نومولود بچی اور ملزم وحید کا دوبارہ PFSA لاہور سے DNA ٹیسٹ کروایا گیا۔ (رپورٹ موصول ہو گئی ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

گوجرانوالہ: تھانہ کھیالی، سبزی منڈی، صدر اور باغبانپورہ میں سنگین وارداتوں کے اندراج مقدمات اور ملزمان کی گرفتاریوں سے متعلقہ تفصیلات

*7557: **جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) تھانہ کھیالی، تھانہ سبزی منڈی، تھانہ صدر اور تھانہ باغبانپورہ گوجرانوالہ میں سال 2018 سے آج تک ڈکیتی، راہزنی اور قتل کے کتنے مقدمہ جات علیحدہ علیحدہ درج ہوئے ہیں، کتنے مقدمات کے چالان مکمل کر کے عدالتوں میں پیش کر دیئے گئے ہیں کتنے ابھی تک Pending چلے آرہے ہیں؟

(ب) ان مقدمات کے کتنے ملزمان اشتہاری ہیں اشتہاری ملزمان کے نام، پتہ جات اور مقدمہ نمبر بتائیں ان کی گرفتاری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) ان کی گرفتاری نہ ہونے کے ذمہ داران پولیس ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور ان کے خلاف DPO اور RPO نے جو ایکشن لیا ہے اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) تھانہ کھیالی، تھانہ سبزی منڈی، تھانہ صدر اور تھانہ باغبانپورہ گوجرانوالہ میں سال 2018 سے آج تک ڈکیتی، راہزنی اور قتل کے کتنے مقدمہ جات علیحدہ علیحدہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مجرمان اشتہاری کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان کی گرفتاری کے لئے ذیل اقدامات اُٹھائے گئے ہیں۔

1۔ مجرمان اشتہاری کے لئے تھانہ لیول پر خصوصی ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔

2۔ ان مجرمان اشتہاری میں سے 11 مجرمان اشتہاری کے خلاف کارروائی زیر دفعہ 88 ض ف مکمل ہو چکی ہے۔ جبکہ باقی کے خلاف تحرک جاری ہے۔

3۔ مجرمان اشتہاری کے پناہ دہندگان کے خلاف 216 ت پ کی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

4۔ جن مجرمان اشتہاری کے شناختی کارڈ نمبر حاصل ہو گئے ہیں ان کو نادرا کے ذریعے بلاک کروایا جا رہا ہے۔

(ج) درج ذیل افسران کو ملزمان اشتہاری گرفتار نہ کرنے پر ان کے خلاف محکمانہ کارروائی کرتے ہوئے 6/6 ماہ سروس ضبط کی سزا دی گئی ہے۔

1۔ شکر اللہ خان SI تھانہ صدر گوجرانوالہ 2۔ افتخار احمد ASI تھانہ صدر گوجرانوالہ

3۔ محمد ارشد ASI تھانہ صدر گوجرانوالہ 4۔ طاہر محمود ASI تھانہ صدر گوجرانوالہ

جبکہ تفتیشی افسران کو مجرمان اشتہاری گرفتار نہ کرنے پر شوکاز نوٹس جاری کئے گئے۔

1۔ ذکاء اللہSI تھانہ سبزی منڈی 2۔ امانت علی SI تھانہ سبزی منڈی

3۔ عنصر جاویدASI تھانہ سبزی منڈی 4۔ محمد اصغر ASI تھانہ سبزی منڈی

5۔ محمد عارفASI تھانہ سبزی منڈی 6۔ اعجاز احمدASI تھانہ سبزی منڈی

گوجرانوالہ: تھانہ کھیالی میں قتل، ڈکیتی چوری وغیرہ کے مقدمہ جات اور ملزمان کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

***7558: جناب محمد نواز چوہان:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔ 55 تھانہ کھیالی گوجرانوالہ میں یکم جولائی 2018 سے آج تک کتنے مقدمہ جات درج ہوئے ہیں؟

(ب) ڈکیتی، چوری، راہزنی اور قتل کے مقدمہ جات کتنے درج ہوئے ہیں ان مقدمہ جات کی تفصیل مع نمبر اور تھانہ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ج) کتنے مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور کن کن مقدمہ جات کے ملزمان ابھی تک گرفتار نہیں ہو سکے ہیں اشتہاری و مفرور ملزمان کے نام پتہ جات مع مقدمہ نمبر بتائیں؟

(د) ان کو گرفتار نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) RPO اور DPO متعلقہ اشتہاری ملزمان کو کب تک گرفتار کروانے کا ارادہ رکھتے ہیں تاریخ سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) یکم جولائی 2018 تا 28.09.2021 تک تھانہ کھیالی میں کل 3010 مقدمات کا اندراج ہوا ہے۔

(ب) تھانہ کھیالی میں مقدمات قتل، ڈکیتی، رابری و چوری یکم جولائی 2018 سے 28.09.21 تک کی تفصیل ذیل ہے۔

کرائم ہیڈ	درج مقدمات	خارج	چالان	عدم پتہ	زیر تفتیش	ملوث	گرفتار	بقایا۔
قتل	23	02	21	-	-	68	62	06
ڈکیتی	03	-	02	-	01	29	26	03
راہزنی	216	06	182	15	13	483	418	65
چوری	172	11	120	33	08	377	298	79

(ج) تھانہ کھیالی کے 325 مقدمات چالان ہو چکے ہیں۔ جن میں 810 ملزمان کو گرفتار کر کے جوڈیشل بھجوادیا گیا ہے۔ جبکہ زیر تفتیش، عدم پتہ مقدمات میں نامعلوم ملزمان 147 بقایا ہیں نامزد ملزمان جن کی گرفتاری ابھی بقایا ہے کے نام و پتہ جات مقدمہ نمبر کی تفصیل ذیل ہے۔

مقدمہ نمبر 18/413 بجرم 149/148/324/302 ت پ ATA7 تھانہ کھیالی

(1) حافظ عمیر ولد محمد اختر قوم انصاری سکنہ داؤد والا کھوہ کھیالی گوجرانوالہ

(2) محمد عدیل ولد محمد حنیف قوم رحمانی سکنہ ابو بکر پارک کھیالی گوجرانوالہ

مقدمہ نمبر 19/557 بجرم 20/ 365/302` ت پ تھانہ کھیالی

(3) امان اللہ عرف آس ولد نور محمد قوم جٹ سکنہ گلی نمبر 16 محلہ اسلام پورہ گوجرانوالہ

(4) فہد عرف بلال ولد غلام مصطفی قوم جٹ سکنہ دھینسر پائیں کامونکی

(5) امیر جان ولد دین محمد قوم پٹھان سکنہ مہمند ایجنسی جلال آباد

(6) دین محمد ولد محمد اقبال قوم پٹھان سکنہ مہمند ایجنسی جلال آباد

مقدمہ نمبر 21/137 بجرم 392 ت پ تھانہ کھیالی

(7) شانی ولد اعظم قوم کشمیری سکنہ محلہ امیر پارک فتومنڈ گوجرانوالہ

مقدمہ نمبر 21/339 بجرم 392 ت پ تھانہ کھیالی

(8) محسن مجید ولد مجید قوم پٹھان سکنہ گلہ طارق مل والا جناح روڈ حال مقیم نجیب ٹاؤن نزد علی پور چوک

مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے ٹیمز بنائی گئی ہیں مجرمان اشتہاری کو پناہ دینے کے جرم میں 05 مقدمات بجرم 216ت پ درج کئے گئے ہیں۔

(د) مجرمان اشتہاری کی گرفتاری کے لئے سر توڑ کوشش کی جارہی ہے۔ مجرمان اشتہاری کے شناختی کارڈ، پاسپورٹ بلاک کروانے کا تحرک کیا گیا ہے۔ مجرمان اشتہاری کی جائیداد کی قرقی، ٹریول ہسٹری اور مجرمان اشتہاری کو پناہ دینے والوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔

(ہ) مجرمان اشتہاریوں میں سے زیادہ تر بیرون ملک فرار ہیں جن کی گرفتاری کے لئے انٹر پول کی مدد سے ریڈ وارنٹ کا تحرک کیا جارہا ہے۔ انشاء اللہ جلد گرفتاری عمل میں لائی جائے گی۔

صوبہ میں گزشتہ سال میں ملنے والی نامعلوم لاشوں کی تعداد اور انکی شناخت کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

***7574: جناب احسان الحق:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2019 اور 2020 میں صوبہ بھر میں کتنے نامعلوم افراد کی لاشیں ملیں جو پراسرار طور پر مردہ پائے گئے ضلع وائز تعداد بتائی جائے؟

(ب) نامعلوم ہلاک ہونے والے کتنے افراد کے ورثاء کو تلاش کیا گیا؟

(ج) نامعلوم مردہ پائے گئے افراد کے ورثاء کو تلاش کرنے کے کیا طریقہ ہائے کار اختیار کئے جاتے ہیں اور کیا ورثاء کی تلاش کا کوئی سائنسی طریقہ استعمال کیا جاتا ہے جیسے کہ فرانزک ٹیسٹ / بائیو میٹرک وغیرہ؟

(د) ورثا کی تلاش میں کامیابی کتنے فیصد رہی کیا تلاش کا تناسب تسلی بخش ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) سال 2019/20 میں صوبہ بھر میں کل 791 نامعلوم افراد کی نعشیں ملیں ۔ جو پُر اسرار طور پر مردہ پائے گئے ہیں۔

(ب) کل 791 نامعلوم افراد کی نعشوں میں سے 327 افراد کے ورثاء کو تلاش کیا گیا۔

(ج) نامعلوم وجوہات کی بنا پر ہلاک ہونے والے افراد کے ورثاء کو تلاش کرنے کے لئے تمام قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے ہر ممکن کوشش، اقدامات اور تمام وسائل بروئے کار لائے جاتے ہیں۔ جن میں اول الذکر گردونواح میں منادی کروائی جاتی ہے۔ پرنٹ میڈیا، سوشل میڈیا پر اشتہار شوروغوغا جاری کروایا جاتا ہے۔ نعش کی مختلف تصاویر دیگر اضلاع کو بھجوائی جاتی ہیں۔

علاوہ ازیں متوفی / متوفیہ کی شناخت کے لئے جدید سائنسی طریقہ کار بھی اپنائے جاتے ہیں۔ جن میں نشانات انگشت حاصل کرکے فنگر پرنٹ بیورو اور نادرا کو بھجوا کر رپورٹ حاصل کی جاتی ہے۔ متوفی / متوفیہ کے جسم کے مختلف اعضاء جیسا کہ بال، ناخن وغیرہ بطور سیمپل حاصل کرکے برائے DNA فرانزک سائنس لیبارٹری بھجوائے جاتے ہیں۔ نعش کی تصاویر ماہانہ کریمنل انٹیلی جنس گزٹ میں بھی شائع کی جاتی ہیں جن کا ریکارڈ متعلقہ ضلع کی CRO برانچ میں موجود ہوتا ہے۔

(د) فرانزک ٹیسٹ / بائیومیٹرک وغیرہ سے ورثاء کی تلاش میں کامیابی کا تناسب 52 فیصد رہا۔

لاہور میں سنگین وارداتوں کے اندراج مقدمات اور ملزمان کی گرفتاری سے متعلقہ تفصیلات

***7575: محترمہ عنیزہ فاطمہ:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اگست 2019 سے جولائی 2021 تک لاہور میں ڈکیتی، چوری، اغواء برائے تاوان اور اغواء برائے قتل کی کتنی وارداتیں ہوئیں، کتنی ایف آئی آرز درج کی گئیں کتنے ملزم پکڑے گئے لاہور کے تمام تھانوں کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) موجودہ حکومت کا یہ دعویٰ تھا کہ پولیس اصلاحات کی جائیں گی، اب تک ان اصلاحات کا کیا اسٹیٹس ہے تین سالوں میں یہ اصلاحات کیوں نہ ہوسکیں کیا رکاوٹیں ہیں تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) اگست 2019 سے جولائی 2021 تک لاہور میں کتنے ملزمان مفرور ہیں، کن مقدمات میں یہ مفرور ہیں کب تک گرفتار ہوجائیں گے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور وداخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) سال 2019 سے جولائی 2021 تک لاہور میں ڈکیتی کے 262، چوری کے 91123، اغواء برائے تاوان کے 29 اور اغواء برائے قتل کے 22 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

سال 2019 سے جولائی 2021 تک لاہور میں ڈکیتی کے مقدمات میں 544، چوری کے مقدمات میں 66376 اغواء برائے تاوان کے مقدمات میں 95 اور اغواء برائے قتل کے مقدمات میں 46 ملزمان گرفتار ہوئے۔

(ب) مجاز اتھارٹی / افسران بالا کی طرف سے جو احکامات موصول ہوں گے تعمیل کی جائے گی۔

(ج) لاہور میں ان مقدمات میں کل ملزمان 19695 مفرور ہیں۔ گرفتاری کی بابت سپیشل ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں۔ مفرور ملزمان کی جلد از جلد گرفتاری عمل میں لائی جائے گی۔

صوبہ میں قبر سے میت نکال کر بے حرمتی کے واقعات سے متعلقہ تفصیلات

***7609: محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سابقہ تین سالوں میں پنجاب بھر کے قبرستانوں سے میت نکال کر میت کے اعضاء کاٹنے / نکالنے، بال کاٹنے اور خاتون میت کے ساتھ ریپ کرنے کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) میت کی بے حرمتی پر کس قانون کے تحت کارروائی کی جاتی ہے اور جرم ثابت ہونے پر کیا سزا دی جاتی ہے؟

(ج) تین سالوں میں اس قبیح جرم کا ارتکاب کرنے والے ملزمان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے اور کتنے ملزمان کو کیا کیا سزا ہوئی ہے تفصیل سے اگاہ فرمایا جائے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور وداخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) سابقہ تین سالوں میں پنجاب بھر کے قبرستانوں سے میت نکال کر میت کے اعضاء کاٹنے / نکالنے، بال کاٹنے اور خاتون میت کے ساتھ ریپ کرنے کے کل 03 مقدمات درج ہوئے۔ جن کی تفصیل ذیل ہے۔

ضلع لاہور: ایک مقدمہ درج ہوا

ضلع اوکاڑہ: ایک مقدمہ درج ہوا

ضلع ننکانہ صاحب: ایک مقدمہ درج ہوا

(ب) میت کی بے حرمتی پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 297 ت پ کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ جرم ثابت ہونے پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ 297 کے مطابق ایک دن سے ایک سال تک کی سزا بمعہ جرمانہ دی جاسکتی ہے۔

(ج) # **ضلع لاہور:** مقدمہ نمبر 1549/19 بجرم 380/ 297 ت پ تھانہ شالیمار ابھی عدالت میں زیر سماعت ہے۔

ضلع اوکاڑہ: مقدمہ نمبر 55/20 بجرم 427/297 ت پ تھانہ راوی میں ملوث ملزم کو 06 ماہ قید اور 03 ہزار روپے جرمانے کی سزاء ہوئی۔

ضلع ننکانہ صاحب: مقدمہ نمبر 91/20 بجرم 297 ت پ تھانہ مانگٹانوالہ میں ملزم کو 500 روپے جرمانے کی سزاء ہوئی۔

لاہور: تھانوں میں معمولات کی ڈیوٹیوں کے لئے اشیاء ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اخراجات کے تخمینہ لاگت سے متعلقہ تفصیلات

*7649: **محترمہ نیلم حیات ملک:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں مالی سال 20-2019 اور 21-2020 میں فی تھانہ روزمرہ کے معاملات کی ادائیگی مثلاً سٹیشنری، زیر حراست ملزمان کی خوراک ودیگر ضروریات، تھانہ میں فرائض کی ادائیگی کے لئے موجود سرکاری گاڑیوں وموٹر سائیکل کے لئے ڈیزل، پٹرول اور مرمت وغیرہ کے اخراجات کے لئے کتنے کتنے فنڈز دیئے گئے نیز فی تھانہ بجلی، ٹیلی فون، انٹرنیٹ، سوئی گیس کا ماہوار کتنا کتنا بل ادا کیا گیا؟

(ب) تھانوں میں دیئے گئے فنڈز سے اخراجات جب زائد ہوجاتے ہیں تو یہ کہاں سے پورے کئے جاتے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) **نائب ناظم اعلی پولیس آپریشنز، لاہور:**

ضلع لاہور میں مالی سال 20-2019 اور 21-2020 میں فی تھانہ روزمرہ کے معمولات کی ادائیگی و سرکاری گاڑیوں، موٹر سائیکل کے لئے ڈیزل، پٹرول اور مرمت وغیرہ کے اخراجات کی تفصیل علیحدہ سے مرتب ہو کر برائے ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تھانہ جات کے بجلی، ٹیلی فون، انٹرنیٹ، سوئی گیس کے ماہوار بل ہائے کی ادائیگی کی تفصیل علیحدہ سے مرتب ہو کر برائے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سنیئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس برائے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انویسٹی گیشن لاہور:

گزارش ہے کہ انویسٹی گیشن ونگ لاہور کی گاڑیوں / موٹر سائیکلز کے لئے پٹرول، ڈیزل اور ریپیرنگ وہیکلز، اسٹیشنری کے فنڈ مالی سال 20-2019 اور 21-2020 کی تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال 20-2019:

نمبر شمار	سٹیشنری	پٹرول / ڈیزل	گاڑیوں و موٹر سائیکلز کی مرمت کے اخراجات	ٹوٹل خرچ مالی سال
1۔	2950000روپے	100011573روپے	22384000روپے	125345573روپے

مالی سال 21-2020:

نمبر شمار	سٹیشنری	پٹرول / ڈیزل	گاڑیوں و موٹر سائیکلز کی مرمت کے اخراجات	ٹوٹل خرچ مالی سال
1۔	4708212روپے	121270051روپے	28104478روپے	154082741روپے

(ب) **نائب ناظم اعلی پولیس آپریشنز، لاہور:**

آپریشنز ونگ لاہور کی طرف سے تھانہ جات کو کسی قسم کا کوئی فنڈ نہ دیا جاتا ہے۔ تاہم اگر کسی تھانہ / سرکل وغیرہ کی طرف سے کوئی ڈیمانڈ موصول ہو تو ان کی ضرورت مطابق ضابطہ پوری کی جاتی ہے۔ فنڈ دستیاب نہ ہونے کی صورت میں افسران بالا / ہائر اتھارٹیز کو تحرک کیا جاتا ہے رپورٹ مرتب اکاؤنٹنٹ دفتر ہذا (چھٹی نمبری F&A-OPS/5040 مورخہ 21.12.2021) کی نقل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سنیئر سپر نٹنڈنٹ آف پولیس برائے ڈپٹی انسپکٹر جنرل آف پولیس انویسٹی گیشن لاہور: انویسٹی گیشن ونگ لاہور میں تھانہ جات کے اخراجات جنرل فنڈز سے پورے کئے جاتے ہیں۔ کسی ایک تھانہ کو اسپیشل فنڈ جاری نہیں ہوتا

لاہور کے تھانہ جات میں سٹاف کی کمی کو پورا کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*7650: **محترمہ نیلم حیات ملک:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا ضلع لاہور کے تھانہ جات میں سٹاف ان کی Strength کے مطابق ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان تھانہ جات میں سٹاف کی کمی کی وجہ سے جرائم کی شرح میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس مسئلہ پر سنجیدگی سے غور کرتے ہوئے مذکورہ سٹاف تھانہ جات کی Strength کے مطابق فوری پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) ضلع لاہور میں کل 84 تھانہ جات ہیں جس میں نفری کی تعداد 1922 ہے۔ تمام تھانہ جات میں نفری کی کمی ہے۔ جسے دستیاب وسائل سے پورا کیا جارہا ہے۔ (ڈویژن وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) بالکل درست ہے نفری کی کمی جرائم کی شرح میں اضافے کا باعث ہو سکتی ہے۔

(ج) جی ہاں! حکومت تمام تھانہ جات میں نفری کی کمی پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

بہاولنگر: پی پی۔243 میں زرگر اور آڑھتیوں کے ساتھ ڈکیتی کی وارداتوں سے متعلقہ تفصیلات

*7660: **چودھری مظہر اقبال:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔243 تحصیل ہارون آباد میں یکم جنوری 2021 سے آج تک ڈکیتی کی کتنی وارداتیں ہوئی ہیں ان واردات کے مقدمات نمبر مع تھانہ جات بتائیں؟

(ب) ان واردات کے کتنے ملزمان گرفتار کرلئے گئے ہیں اور کتنے ملزمان مفرور ہیں کتنا مال مسروقہ بر آمد ہوا ہے اور مدعیوں کو واپس کیا گیا ہے؟

(ج) ان تھانہ جات میں زرگر اور آڑھتیان کے ساتھ ڈکیتی کی کتنی واردات ہوئی ہیں جن کے ساتھ یہ واردات ہوئی ہیں ان کے نام پتہ جات اور جو مال لوٹا گیا ہے اس کی تفصیل دی جائے؟

(د) کیا ان ڈکیتی کے ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں اور ان سے مال مسروقہ بر آمد کرلیا گیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) حلقہ پی پی۔243 ہارون آباد میں ڈکیتی کے 03 مقدمات درج ہوئے جو درج ذیل ہیں۔

1۔مقدمہ نمبر 21/460 مورخہ 08.08.2021 بجرم 395ت پ تھانہ سٹی ہارون آباد۔

2۔مقدمہ نمبر 21/546 مورخہ 19.09.2021 بجرم 395ت پ تھانہ فقیر والی۔

3۔مقدمہ نمبر 21/453 مورخہ 05.08.2021 بجرم 392ت پ تھانہ سٹی ہارون آباد

(ب) **1۔مقدمہ نمبر 21/460 تھانہ سٹی ہارون آباد:**

تفصیل ملزمان:

ملزمان(۱) عابد ولد شیر محمد قوم جٹ سکنہ 3R/21 (۲) محمد شاہ زیب ولد محمد سرور قوم آرائیں سکنہ 173 مراد (۳) محمد شہزاد ولد محمد ممتاز قوم شیخ سکنہ 11 فورڈواہ (۴) خرم شہزاد ولد محمد اشرف قوم شیخ سکنہ 20 گجیانی چشتیاں کو گرفتار کر کے چالان عدالت کیا گیا۔ جبکہ محمد ظفر ولد احمد نواز قوم شیخ سکنہ 135 مراد اور محمد صابر ولد نظام دین قوم بھٹی سکنہ 137 مراد کی گرفتاری بقایا ہے۔ جنکی گرفتاری کی کوشش جاری ہے۔

تفصیل مال مسروقہ:

05 لاکھ روپے بر آمدگی کر کے حوالے مدعی کی گئی۔

2۔مقدمہ نمبر21/546 تھانہ فقیر والی:

تفصیل ملزمان:

ملزمان(۱) غلام محی الدین ولد شوکت علی قوم جٹ سکنہ 143/6-R (۲) نادر حسین ولد مقبول احمد قوم انصاری سکنہ 123/6-R(۳) محمد طاہر ندیم ولد محمد شریف قوم آرائیں سکنہ 143/6-R (۴) علی حیدر ولد عبدالرشید قوم رحمانی سکنہ 123/6-R(۵) شہزاد مصطفی ولد غلام مصطفی قوم آرائیں سکنہ فقیر والی(۶) شاہزیب ولد غلام مصطفی قوم آرائیں سکنہ فقیر والی کو گرفتار کر کے چالان عدالت کیا گیا۔

تفصیل مال مسروقہ:

ملزمان سے مال مسروقہ موٹر سائیکل اور نقدی رقم -/1000 روپے برآمد کر کے حوالے مدعی کی گئی۔

3۔مقدمہ نمبر21/453 تھانہ سٹی ہارون آباد:

تفصیل ملزمان:

ملزمان کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

تفصیل مال مسروقہ:

مال مسروقہ نقدی رقم -/1752000 روپے برآمد ہو چکی ہے۔

(ج) مقدمہ نمبر21/460 تھانہ سٹی ہارون آباد زرگر محمد اسماعیل انور ولد محمد انور سکنہ مدینہ کالونی ہارون آباد کی مدعیت میں درج ہوا ہے۔ جس میں زیورات طلائی (سونا) 20 تولہ، زیورات نقرئی (چاندی) 30 تولہ کل مالیت -/2200000 مسروقہ چھینا گیا ہے۔

مقدمہ نمبر21/453 مورخہ 05.08.2021 بجرم 392 ت پ تھانہ سٹی ہارون آباد آڑھتی محمد ندیم ولد محمد امین قوم غوری سکنہ فوجی چوک ٹبہ نور پورہ کی مدعیت میں درج ہوا جس میں ملزمان گرفتار اور مال مسروقہ نقدی رقم -/1752000 روپے برآمد ہو چکی ہے۔

(د) تفصیل جزو(ب) میں بیان کر دی گئی ہے۔

پنجاب نیگلیکٹ چلڈرن ایکٹ کے سیکشن 6ایچ کے مطابق بورڈ آف گورنرز کے نان آفیشل ممبران سے متعلقہ تفصیلات

*7755: **محترمہ کنول چودھری:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

The Punjab Destitute & Neglected Children Act کے سیکشن 6 ایچ کے مطابق بورڈ آف گورنرز کے 6 نان آفیشل ممبرز کی فہرست مع تعلیمی قابلیت و متعلقہ شعبہ میں تجربہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ)::

The Punjab Destitute & Neglected Children Act کے سیکشن 6 ایچ کے مطابق بورڈ آف گورنرز کے 6 نان آفیشل ممبرز کی فہرست مع تعلیمی قابلیت و متعلقہ شعبہ میں تجربہ کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

صوبہ میں چائلڈ پروٹیکشن پالیسی ترتیب نہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*7758: **محترمہ کنول چودھری:** کیاوزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) بچوں پر تشدد کے متعدد واقعات رپورٹ ہونے کے باوجود صوبہ بھر میں چائلڈ پروٹیکشن پالیسی مرتب نہ کی جاسکی ہے اس تاخیر کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا صوبہ بھر میں بچوں کو تشدد (جسمانی، ذہنی، جنسی) سے بچانے کے لئے کوئی ایکشن پلان موجود ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو اس ایکشن پلان کی کاپی فراہم کی جائے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو پنجاب نے یونیسف کے تعاون سے ابتدائی ڈرافٹ برائے چائلڈ پروٹیکشن پالیسی پنجاب تیار کیا ہے جس پر تمام سٹیک ہولڈرز کے ساتھ ضروری مشاورت جاری ہے۔

(ب) چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفیئر بیورو Punjab Destitute & Neglected Children Act, 2004 کے تحت جسمانی اور جنسی تشدد کے شکار بچوں کو نہ صرف حفاظتی تحویل میں

لیتا ہے بلکہ مجرمان کے خلاف قانون کے مطابق ضروری کارروائی کرتا ہے۔ جولائی 2020 سے لیکر اب تک جنسی اور جسمانی تشدد کے شکار 18 بچوں کو حفاظتی تحویل میں لیا گیا اور مجرمان کے خلاف 18 ایف آئی آرز درج کروائی گئیں۔

لاہور: پی پی۔154 میں سنگین نوعیت کے مقدمہ جات کے اندراج سے متعلقہ تفصیلات

*7761: **چودھری اختر علی:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔154 میں یکم جنوری 2020 سے دسمبر 2020 تک کتنے چوری، ڈکیتی راہزنی اور قتل وفراڈ کے مقدمہ جات درج ہوئے تفصیل تھانہ وائز بتائیں؟

(ب) کتنے ملزمان ان مقدمہ جات کے مفرور ہیں مفرور ملزمان کے نام، پتا جات و مقدمہ کی تفصیل دی جائے؟

(ج) کتنے مقدمہ جات عدالتوں میں پیش کر دیئے گئے ہیں کتنے ابھی زیر تفتیش ہیں؟

(د) کتنے ملزمان کو سزا ہوئی ہے اور کتنے ملزمان بری ہوئے ہیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) سول لائنز ڈویژن:

پی پی 154 لاہور (علاقہ تھانہ جات مغلپورہ، شالیمار، مصری شاہ، شاد باغ، باغبانپورہ اور ہربنس پورہ) میں یکم جنوری 2020 سے دسمبر 2020 تک چوری کے 2509، ڈکیتی کے 07، راہزنی کے 349، قتل کے 50 اور فراڈ کے 299 مقدمات درج ہوئے ہیں۔ مغلپورہ تھانہ کی حدود میں چوری کے 562، ڈکیتی کے 01، راہزنی کے 107، قتل کے 12، اور فراڈ کے 61 مقدمات درج ہوئے ہیں۔ شالیمار تھانہ کی حدود میں چوری کے 550، ڈکیتی کے 0، راہزنی کے 40، قتل کے 04، اور فراڈ کے 52 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

سٹی ڈویژن:

مصری شاہ کی حدود میں چوری کے 330،ڈکیتی کے 0،راہزنی کے 32، قتل کے 02اور فراڈ کے 69 مقدمات درج ہوئے ہیں۔ شاد باغ تھانہ کی حدود میں چوری کے 516،ڈکیتی کے 01،راہزنی کے 61، قتل کے 15،اور فراڈ کے 64 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

کینٹ ڈویژن:

باغبانپورہ تھانہ کی حدود میں ڈکیتی کے 05،راہزنی کے 87، قتل کے 13،اور فراڈ کے 52 مقدمات درج ہوئے ہیں۔ ہر بنس پورہ تھانہ کی حدود میں چوری کے 32،ڈکیتی کے 00،راہزنی کے 28 قتل کے 01اور فراڈ کے 01 مقدمات درج ہوئے ہیں۔

(ب) **سول لائنز ڈویژن:**

کل 51 ملزمان مفرور ہیں۔ جن میں سے تھانہ مغلپورہ کے 16 اور تھانہ شالیمار کے 35 مفرور ملزمان ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سٹی ڈویژن:

مقدمہ نمبر889/20 بجرم 302/148/149 میں ملک عامر ولد اصغر علی، محمد شفقت ولد جگو فقیر محمد (2) مقدمہ نمبر1385/20 بجرم 302/34/109/ ت پ، تھانہ شاد باغ میں خالد ولد عبدالستار (3) مقدمہ نمبر 1218/20 بجرم 381ت پ تھانہ شاد باغ میں یوسف ولد طلام (4) مقدمہ نمبر2407/20 بجرم 381ت پ تھانہ شاد باغ میں ریاض ولد رحمت مفرور ہیں۔

کینٹ ڈویژن:

مقدمہ نمبر 2284/20 مورخہ 01.11.2020 بجرم 302/34 ت پ تھانہ باغبانپورہ لاہور، (1) ارشد ولد محمد شعیب سکنہ نیو کرول شالیمار ٹاؤن لاہور، مقدمہ نمبر158/20 مورخہ 01.02.2020 بجرم 380ت پ تھانہ باغبانپورہ لاہور۔ (2) ارشد علی ولد بشیر احمد سکنہ لودھراں۔

(ج) سول لائنز ڈویژن:

مقدمات عنوان بالا میں کل مقدمات 1340 جمع عدالت ہوئے ہیں۔ جبکہ 49 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔

سٹی ڈویژن:

مقدمات عنوان بالا میں کل مقدمات 473 جمع عدالت ہوئے ہیں جبکہ 06 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔

کینٹ ڈویژن:

مقدمات عنوان بالا میں کل مقدمات 632 جمع عدالت ہوئے ہیں جبکہ 106 مقدمات زیر تفتیش ہیں۔

(د) سول لائنز ڈویژن:

مقدمات عنوان بالا مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

سٹی ڈویژن:

40 ملزمان کو سزا ہوئی، 62 ملزمان بری ہوئے۔

کینٹ ڈویژن:

مقدمات عنوان بالا مختلف عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

نارووال: پی پی۔48 میں سنگین جرائم کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*7822: **جناب منان خان:** کیا وزیر داخلہ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔ 48 نارووال میں یکم جنوری 2020 سے آج تک ڈکیتی، چوری، راہزنی، قتل و دیگر جرائم کے تحت تھانہ وائز کتنے مقدمات کا اندراج کیا گیا؟

(ب) کتنے مقدمہ جات کے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں کتنے ملزمان کس کس مقدمہ کے گرفتار نہیں ہوئے ان ملزمان کے نام، پتا جات، مقدمہ نمبر اور وہ کب سے مفرور ہیں ان کو گرفتار نہ کرنے کی وجوہات بیان کریں؟

(ج) یہ کب تک ملزمان گرفتار کر لئے جائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ)

(الف)

نام تھانہ	ڈکیتی	راہزنی	چوری	قتل	دیگر جرائم
شاہ غریب	02	28	69	06	483
نور کوٹ	01	18	100	08	737
کوٹ نیناں	-	10	61	08	494
ٹوٹل	03	56	230	22	1714

(ب) 1834 مقدمات کے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں

کل 177 نامزد ملزمان کی گرفتاری بقایا ہے

(ج) مفروران / اشتہاریوں کی گرفتاری کے لئے ذیل اقدامات کا تحرک کیا گیا ہے۔

1۔ مفروران کے خلاف کارروائی زیر دفعہ 87ض ف عمل میں لائی گئی ہے۔

2۔ مفروران / اشتہاریوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کی جا رہی ہیں۔

3۔ مفروران / اشتہاریوں کی بذریعہ لوکل پولیس و ہیومن انٹیلی جنس نگرانی جاری ہے۔

4۔ مفروران / اشتہاریوں کی جلد از جلد گرفتاری کو یقینی بنانے کے لئے تمام تر وسائل بروئے کار لائے جا رہے ہیں۔

شیخوپورہ: پی پی۔141 میں تھانہ جات، چوکیاں
خالی اسامیوں و سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

*7873: **جناب محمود الحق:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی۔141 شیخوپورہ میں واقع تھانہ جات اور چوکیوں کے نام بتائیں یہ کس کس جگہ قائم ہیں؟

(ب) ان میں تعینات سٹاف کی عہدہ و گریڈ وار تفصیل دی جائے کتنی اسامیاں کس عہدہ گریڈ کی خالی ہیں؟

(ج) ان کے پاس کون کون سے ماڈل کی گاڑیاں ہیں۔ کتنی چالو حالت میں ہیں اور کتنی بند پڑی ہیں؟

(د) ان تھانہ جات کی کون کون سی سہولیات ناکافی ہیں اوران کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں؟

(ہ) ان تھانہ جات کے سال 21-2020 کے اخراجات کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ دی جائے؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی اموروداخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) پی پی۔141 شیخوپورہ میں ذیل تھانہ جات اور چوکیات پر مشتمل ہے۔

1۔ تھانہ مانانوالہ 2۔ تھانہ صدر فاروق آباد 3۔ تھانہ بھکھی معہ چار چوکیاں

(i) جیون پورہ (ii) فیروزواٹوں (iii) چار چک رسالہ (iv) گھنگ۔

(ب) 141 ۔پی پی شیخوپورہ میں شامل تین تھانہ جات اور چار چوکیوں میں ذیل افسران و ملازمان تعینات ہیں۔

انسپکٹر گریڈ16	سب انسپکٹر گریڈ14	اسسٹنٹ سب انسپکٹر گریڈ11	ہیڈ کانسٹیبل گریڈ 9	کانسٹیبل گریڈ7	کل
05	10	28	18	122	183

(ج) ان تھانہ جات اور چوکیوں کے پاس 12 گاڑیاں (ڈالے) اور دو موٹر سائیکل موجود ہیں (جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(د) ان تھانہ جات اور چوکیات میں ذیل سہولیات کا فقدان ہے۔

(1) آبادی کے تناسب کے لحاظ سے نفری نہ ہے بمطابق پولیس رول (1/450) کے تناسب سے نفری ہونی چاہیئے۔

(2) ملازمان کی رہائش نہ ہے اگر رہائش ہے تو وہ ملازمان کے لئے ناکافی ہے واش روم اور غسل خانے بھی خستہ حالت میں ہیں۔ تھانہ مانانوالہ اور تھانہ صدر فاروق آباد کی بلڈنگ پرانی اور خستہ حال ہے، جبکہ تھانہ بھکھی کی اپنی کوئی بلڈنگ نہ ہے جو ہے وہ بھی خستہ حال ہے ملازمین کے لئے تھانہ جات میں میس ہال اور کھانے کی سہولت نہ ہے۔ نقل وحمل کے لئے ملازمان کے پاس ٹرانسپورٹ کی سہولت نہ ہے۔

(ہ) پی پی۔141 شیخوپورہ میں موجود تھانہ جات اور چوکیات میں مالی سال 21-2020 کے دوران کسی بھی قسم کے اخراجات یا رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

شیخوپورہ پی پی-141 میں سنگین وارداتوں کے اندراج مقدمات سے متعلقہ تفصیلات

*7875: **جناب محمود الحق:** کیا وزیر داخلہ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) پی پی-141 شیخوپورہ میں کتنے تھانہ جات اور چوکیاں ہیں۔؟

(ب) ان میں یکم جنوری 2020 سے آج تک چوری، ڈکیتی، راہزنی کے کتنے مقدمات درج ہوئے ہیں ان کی تفصیل مہیا کی جائے؟

(ب) کتنے مقدمہ جات عدالتوں میں پیش کر دیئے گئے ہیں اور کتنے مقدمہ جات ابھی زیر تفتیش ہیں ان کی تفتیش مکمل نہ کرنے کی وجوہات بیان کریں؟

(د) کتنے ملزمان کس کس مقدمہ کے مفرور ہیں مفرور ملزمان کے نام وپتاجات بتائیں؟

(ہ) ان ملزمان کو گرفتار نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں اوران کے ذمہ داران کون کون سے پولیس ملازمین ہیں ان کے نام، عہدہ و گریڈ بتائیں؟

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ):

(الف) پی پی-141 شیخوپورہ میں تھانہ جات کی تعداد 03 ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

1- تھانہ مانانوالہ 2- تھانہ صدر فاروق آباد 3- تھانہ بھکھی

پی پی-141 شیخوپورہ میں چوکیات کی تعداد 04 ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔

i- جیون پورہ ii- فیروزواٹواں iii- چار چک رسالہ iv- گھنگ

(ب) یکم جنوری 2020 سے آج تک چوری، ڈکیتی اور راہزنی کے کل 1006 مقدمات درج ہوئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

چوری	ڈکیتی	راہزنی
592	28	386

(ج) جز (ب) کے جواب میں دیئے گئے کل 1006 مقدمات میں سے 733 مقدمات کے چالان عدالت میں جمع کروائے جا چکے ہیں اور 273 مقدمات ابھی تک زیر تفتیش ہیں۔ جن کی تفتیش جلد مکمل کر لی جائے گی۔

(د) 57 مقدمات میں ملزمان مفرور ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان مقدمات میں 57ملزمان ابھی تک مفرور ہیں جن کی گرفتاری کے لئے کوشش جاری ہیں نفری کی کمی / ٹیکنالوجی اور وسائل کی عدم دستیابی کی بنا پر ان کی گرفتاری جلد نہ ہو پائی ہے تاہم تمام دستیاب وسائل کو بروئے کار لا کر مفروران کی گرفتاری کی کوشش جاری ہیں۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

ضلعی حکومت شیخوپورہ، گوجرانوالہ، گجرات، حافظ آباد سیالکوٹ، نارووال، منڈی بہاؤالدین، سرگودھا، خوشاب، میانوالی، بھکر، چکوال، اٹک، قصور کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 18-2017 کی رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Audit Reports on the Accounts of District Government Sheikhupura, Gujranwala, Gujrat, Hafizabad, Sialkot, Narowal, Mandi Baha-ud-Din, Sargodha, Khushab, Mianwali, Bhakkar, Chakwal, Jhelum, Attock and Kasur for the Audit Year 2017-18.

MR SPEAKER: The Audit Reports on the Accounts of District Government Sheikhupura, Gujranwala, Gujrat, Hafizabad, Sialkot, Narowal, Mandi Baha-ud-Din, Sargodha, Khushab, Mianwali, Bhakkar, Chakwal, Jhelum, Attock and Kasur for the Audit Year 2017-18 have been laid and is referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year. Minister for Parliamentary Affairs!

ضلعی حکومت راولپنڈی کے حسابات کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال18-2017کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of City District Government Rawalpindi, for the Audit Year 2017-18.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of City District Government Rawalpindi, for the Audit Year 2017-18 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year. Minister for Parliamentary Affairs!

چولستان ڈویلپمنٹ اتھارٹی بہاولپور محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ حکومت پنجاب کی کارکردگی کی آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال18-2017کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Performance Audit Report on Cholistan Development Authority, Bahawalpur, Planning and Development Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2017-18.

MR SPEAKER: The Performance Audit Report on Cholistan Development Authority, Bahawalpur, Planning and Development Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2017-18 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee-II for examination and report within one year.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rules 28, 95, 96 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the University of Layyah Bill 2022, as recommended by Standing Committee on Higher Education."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rules 28, 95, 96 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the University of Layyah Bill 2022, as recommended by Standing Committee on Higher Education."

Now, the question is:

> "That the requirements of Rules 28, 95, 96 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of

Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the University of Layyah Bill 2022, as recommended by Standing Committee on Higher Education."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون یونیورسٹی آف لیہ2022

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the University of Layyah Bill 2022, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the University of Layyah Bill 2022, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

> "That the University of Layyah Bill 2022, as recommended by Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 63

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 63 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 63 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE 2, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Schedule 2, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule 2, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker, I move:

"That the University of Layyah Bill 2022, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Layyah Bill 2022, be passed."

Now, the question is:

"That the University of Layyah Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

قواعد کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for suspension of rules.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the requirements of Rule 28 and all other relevant provisions of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for taking up Government Bill the Punjab Public Financial Management Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the requirements of Rule 28 and all other relevant provisions of the Rules of Procedure of Provincial

Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for taking up Government Bill the Punjab Public Financial Management Bill 2022."

Now, the question is:

"That the requirements of Rule 28 and all other relevant provisions of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for taking up Government Bill the Punjab Public Financial Management Bill 2022."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

مسودہ قانون پنجاب پبلک فنانشل مینجمنٹ 2022

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may introduce the Punjab Public Financial Management Bill 2022.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I introduce the Punjab Public Financial Management Bill 2022.

MR SPEAKER: The Punjab Public Financial Management Bill 2022 has been introduced. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of Rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Public Financial Management Bill 2022."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Public Financial Management Bill 2022."

Now, the question is:

> "That the requirements of Rules 93, 94, 95 and all other relevant rules of the Rules of Procedure of

Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules, for immediate consideration of the Punjab Public Financial Management Bill 2022."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون پنجاب پبلک فنانشل مینجمنٹ 2022

MR SPEAKER: Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Public Financial Management Bill 2022, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Public Financial Management Bill 2022, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Public Financial Management Bill 2022, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! Bill کی کاپی تو دے دیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ہمیں Bill کی کاپی تو دیں ناں۔ یہ ہمارا حق ہے۔

جناب شہباز احمد: بجلی کے بل بہت زیادہ آرہے ہیں اور بجلی کے بلوں نے ہماری بس کروادی ہے۔

جناب سپیکر: جی، اِن کو Bills کی copies فوراً دی جائیں۔

CLAUSES 3 TO 50

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill clause by clause. Now, Clauses 3 to 50 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 50 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ نے کہا ہے پھر بھی Bill کی کاپی نہیں مل رہی۔ آپ کی بات بھی نہیں مان رہے۔

جناب سپیکر: جی، سیکرٹری اسمبلی ابھی اور فوراً ان کو کاپیاں بھجوائیں۔

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, Preamble and Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Parliamentary Affairs may move the motion for passage of the Bill.

MINISTER FOR COOPERATIVES, ENVIRONMENT PROTECTION & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Public Financial Management Bill 2022, be passed."

جناب خلیل طاہر سندھو: معزز سپیکر صاحب کی بات بھی نہیں مانی جارہی۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے پاس کاپی ابھی آرہی ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! میں ان کو کاپی بھیج دیتا ہوں۔

جناب شہباز احمد: جناب سپیکر! کاپی اِن کی میز کے نیچے پڑی ہے لیکن یہ دیکھ نہیں رہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا۔

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Public Financial Management Bill 2022, be passed."

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ کی کاپی آرہی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: اب تو Bill پاس بھی ہوگیا ہے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! ممبرانِ اپوزیشن Bill کی copies کو پڑھیں یا نہ پڑھیں لیکن ہم اُن کی میز پر پہلے copies رکھیں گے اُس کے بعد ہی میں کارروائی آگے چلاؤں گا اور اب میں نے کارروائی روک دی ہے۔ یہ معزز اراکین کا استحقاق ہوتا ہے اور ہم نے ہاؤس کی sanctity کو بھی دیکھنا ہے۔ جلد از جلد دو منٹ میں کاپیاں ممبران کی میز پر رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کر گئے)

جناب شہباز احمد: کاپیاں آگئی ہیں لہٰذا پڑھ لیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، وہ پڑھیں یا نہ پڑھیں لیکن ہم نے کاپیاں رکھ دی ہیں۔Rules suspend کرنے کا مقصد ہی یہی ہوتا ہے کہ ہم Rules suspend کرکے Bill پاس کر رہے ہیں۔

Now, the question is:

"That the Punjab Public Financial Management Bill 2022, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

جناب سپیکر: اب محترمہ شعوانہ بشیر، محترمہ سبرینہ جاوید، محترمہ فرحت فاروق، محترمہ فردوس رعنا اور محترمہ ثانیہ کامران نے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے لہٰذا محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ شعوانہ بشیر: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے جناب حلیم عادل شیخ، اپوزیشن لیڈر سندھ اسمبلی کے گھر پر پولیس چھاپوں اور اُن پر قائم کردہ جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کرکے جناب حلیم عادل شیخ، اپوزیشن لیڈر سندھ اسمبلی کے گھر پر پولیس چھاپوں اور اُن پر قائم کردہ

جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اوراب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے جناب حلیم عادل شیخ، اپوزیشن لیڈر سندھ اسمبلی کے گھر پر پولیس چھاپوں اور اُن پر قائم کردہ جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

معزز ایوان کا وفاقی و سندھ حکومت سے جناب حلیم عادل شیخ اپوزیشن لیڈر کے خلاف جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات واپس لینے کا مطالبہ

محترمہ شعوانہ بشیر: میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حلیم عادل شیخ اپوزیشن لیڈر سندھ اسمبلی کے گھر آئے روز چادر اور چاردیواری کو پامال کرتے ہوئے سندھ پولیس کے چھاپوں کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ حلیم عادل شیخ ایک منتخب نمائندے ہیں۔ ان کے بطور اپوزیشن لیڈر حقوق کو پامال کیا جارہا ہے۔ ایک صوبے کے اپوزیشن لیڈر کے ساتھ دہشت گردوں جیسا سلوک کیا جارہا ہے۔ مگر ظلم و ستم کی یہ تاریک رات بس ختم ہونے کو ہے اور جناب عمران خان کی قیادت میں قوم فرسودہ نظام سے آزادی کے قریب تر ہے۔

یہ ایوان حلیم عادل شیخ سے ان مشکل حالات میں مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور وفاقی و سندھ حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ ان پر قائم کردہ جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات کو فی الفور واپس لیا جائے اور ان غیر قانونی چھاپوں سے گریز کیا جائے"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حلیم عادل شیخ اپوزیشن لیڈر سندھ اسمبلی کے گھر آئے روز چادر اور چاردیواری کو پامال کرتے ہوئے سندھ پولیس کے چھاپوں کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ حلیم عادل شیخ ایک منتخب نمائندے ہیں۔ان کے بطور اپوزیشن لیڈر حقوق کو پامال کیا جارہا ہے۔ایک صوبے کے اپوزیشن لیڈر کے ساتھ دہشت گردوں جیسا سلوک کیا جارہا ہے۔مگر ظلم و ستم کی یہ تاریک رات بس ختم ہونے کو ہے اور جناب عمران خان کی قیادت میں قوم فرسودہ نظام سے آزادی کے قریب تر ہے۔

یہ ایوان حلیم عادل شیخ سے ان مشکل حالات میں مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور وفاقی و سندھ حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ ان پر قائم کردہ جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات کو فی الفور واپس لیا جائے اور ان غیر قانونی چھاپوں سے گریز کیا جائے"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان حلیم عادل شیخ اپوزیشن لیڈر سندھ اسمبلی کے گھر آئے روز چادر اور چاردیواری کو پامال کرتے ہوئے سندھ پولیس کے چھاپوں کی پرزور مذمت کرتا ہے۔ حلیم عادل شیخ ایک منتخب نمائندے ہیں۔ان کے بطور اپوزیشن لیڈر حقوق کو پامال کیا جارہا ہے۔ایک صوبے کے اپوزیشن لیڈر کے ساتھ دہشت گردوں جیسا سلوک کیا جارہا ہے۔مگر ظلم و ستم کی یہ تاریک رات بس ختم ہونے کو ہے اور جناب عمران خان کی قیادت میں قوم فرسودہ نظام سے آزادی کے قریب تر ہے۔

یہ ایوان حلیم عادل شیخ سے ان مشکل حالات میں مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے
اور وفاقی و سندھ حکومت سے اس امر کا مطالبہ کرتا ہے کہ ان پر قائم کردہ
جھوٹے اور بے بنیاد مقدمات کو فی الفور واپس لیا جائے اور ان غیر قانونی
چھاپوں سے گریز کیا جائے"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، تارڑ صاحب! آپ بولئے۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ میں آج اپنے حلقے کی عوام بالخصوص گکھڑ منڈی کی عوام کی طرف سے اس ایوان میں اپنا احتجاج ریکارڈ کروانے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ ضلع وزیر آباد اور گکھڑ منڈی کو گجرات ڈویژن میں شامل کر کے اس علاقے کی عوام کے ساتھ ظلم اور ناانصافی کی گئی ہے۔ ہم جغرافیائی، تاریخی، انتظامی، تجارتی، رشتے تعلقات اور ہر چیز کے اعتبار سے ڈویژن گوجرانوالہ کا حصہ ہیں اس لئے ہم ڈویژن گجرات کو کسی صورت تسلیم نہیں کریں گے۔ گوجرانوالہ گکھڑ منڈی سے دس منٹ کی مسافت پر ہے جہاں پر کمشنر، RPO، محکمہ خوراک اور تعلیمی بورڈ کا دفتر ہے۔ اب یہ حکم دیا گیا ہے کہ ہم دس منٹ کا سفر چھوڑ کر ضلع گجرات جائیں کیونکہ مونس الٰہی صاحب نے وہاں پر زمینیں خریدی ہیں جہاں پر ڈویژنل کمپلیکس بنانا ہے کیونکہ اُن کی قیمتیں بڑھانا مقصود ہے۔ میرے حلقے کی عوام کے پاس مونس الٰہی صاحب جیسی لمبی ترنگی گاڑیاں نہیں ہیں کہ وہ روزانہ یہ سفر طے کریں۔ وہ لوگ پہلے کرایہ کا بندوبست کریں گے، کرائے کی سواری لیں گے پھر دریا پار کر کے گجرات کا ایک گھنٹے کا سفر طے کریں گے۔ ہر انسان کے پاس یہ luxury چیزیں موجود نہیں ہیں اس لئے ہم اس فیصلے کے خلاف احتجاج کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ کیسا طرزِ عمل ہے؟ ہم جمہوری لوگ ہیں، عوام کے نمائندے ہیں اور عوام سے ووٹ لے کر آئے ہیں۔ آپ نے کسی ممبر صوبائی اسمبلی سے مشورہ کیا، کسی ممبر قومی اسمبلی سے مشورہ کیا، بلدیاتی نمائندوں سے مشورہ کیا، تاجر تنظیموں سے مشورہ کیا اور نہ ہی وکلاء

تنظیموں سے مشورہ کیا حالانکہ آپ ڈاکٹرز، ٹیچرز اور سول سوسائٹی کے لوگوں سے پوچھتے کہ ہم جو فیصلہ کرنے جارہے ہیں اس کا ہمیں کیا فائدہ اور کیا نقصان ہے؟

جناب سپیکر! ہم یہ احتجاج ہر forum پر کریں گے اور اگر ہماری بات نہ سنی گئی تو گکھڑ منڈی میں ہم جی ٹی روڈ بند کریں گے اور دیکھیں گے کہ وہاں سے کوئی کیسے گزرتا ہے۔ میں آخر میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے پہلے عطاء اللہ تارڑ صاحب پر اقدامِ قتل کا مقدمہ قائم کیا، اُن کی ضمانت ہونے کے بعد اسی مقدمے میں مجھے نامزد کر دیا اور اب سائرہ افضل تارڑ صاحبہ پر بھی دہشت گردی کا مقدمہ قائم کیا گیا ہے۔ میں اُن کا شکریہ اس لئے ادا کر رہا ہوں کہ ہمارے بزرگ رفیق تارڑ صاحب نے ساری زندگی اُن پر جو نیکیاں او رمہربانیاں کی ہیں آج انہوں نے اُس کا بہت اچھا بدلہ دیا ہے۔ آج ہمارے گھر کی خواتین پر FIR درج کرنے کی جو نئی روایت قائم کی گئی ہے ہم اس کو اِنشاء اللہ دُگنا کرکے واپس کریں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ راجہ صاحب! یہ administrative issue ہے۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! پہلے ہاؤس in order فرمالیں۔

MR SPEAKER: Order in the House.

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! معزز رکن نے یہ فرمایا کہ ہم اس کو تسلیم نہیں کریں گے لیکن میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہر چیز کا کوئی طریق کار اور قاعدہ قانون ہوتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ اگر آج معزز رکن اس سلسلے میں کوئی قرارداد ہی لے آتے کہ ہم اس ڈویژن کو تسلیم نہیں کرتے کیونکہ ان کی زبانی بات کی کوئی اہمیت اور حیثیت نہیں ہے۔ باقاعدہ گجرات ڈویژن بنا جس کو لوگوں نے تسلیم کیا، کابینہ نے اُس کی approval دی اور کابینہ کی approval کے بعد سارا قانونی طریق کار پورا کیا گیا ہے۔ اب یہ محض public consumption کے لئے اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر فرما رہے ہیں کہ ہم اس کو تسلیم نہیں کریں گے۔ یہ بے شک تسلیم نہ کریں کیونکہ ان کے تسلیم کرنے یا نہ کرنے سے کیا فرق پڑتا ہے؟ دوسرا میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے اس بات کا بڑا افسوس ہوا ہے کہ انہوں نے

بغیر کسی ثبوت کے یہ کہا کہ مونس الٰہی صاحب نے وہاں پر زمینیں مہنگی کرنے کی خاطر خریدی ہیں جبکہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی بھی parliamentarian کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ اپنے colleague parliamentarian کے خلاف اس قسم کے بے بنیاد الزامات لگائے۔ اگر ان کے پاس ثبوت ہیں تو عدالت میں جا کر بتائیں کہ یہاں پر جو زمینیں خریدی گئی ہیں وہ مہنگی ہوں گی۔ یہ صرف اور صرف public consumption اور لوگوں کو بتانے کے لئے کہا ہے کہ میں نے اسمبلی میں بھی بات کی ہے۔ اگر آپ نے اسمبلی میں بات کرنی تھی تو اسمبلی کے طریق کار کے مطابق کوئی قرارداد لے آتے یا سوال ہی جمع کروا دیتے کہ یہ غلط ہوا ہے لیکن یہ اس لئے نہیں کر سکے کیونکہ گجرات administrative unit بنا ہے جس کے ساتھ جو لوگ associate ہوئے ہیں انہوں نے اس کو تسلیم کیا ہے اور اس کا credit چودھری پرویز الٰہی صاحب اور مونس الٰہی صاحب کو جاتا ہے جنہوں نے اپنے home town کو ضلع سے upgrade کر کے ڈویژن بنایا ہے۔ یہ بات ان کے credit میں جاتی ہے اور گجرات کی عوام بھی اُن کو اس بات پر credit دیتی ہے۔ میں آخری بات یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ محترم تارڑ صاحب نے فرمایا کہ یہ جھوٹے مقدمات ہم پر بنائے گئے یا بنے ہیں تو یہ روایات چلتی رہتی ہیں۔ یہ روایات اُن کے دَور میں بھی چلتی رہی ہیں اور ہم پر جھوٹے مقدمات ہوتے رہے ہیں۔ آج بھی اِس وقت اسمبلی میں بیٹھے ہوئے بطور منسٹر مجھ پر ایک مقدمہ درج ہے جو انہی کی چند دنوں کی حکومت کے دوران ہوا تھا بلکہ انہوں نے جی بھر کے منسٹرز کے خلاف مقدمات درج کئے تھے۔ مجھے بتائیں کہ کس منسٹر کے خلاف مقدمات درج نہیں ہوئے؟ چودھری ظہیر الدین صاحب اور لاء منسٹر صاحب یہاں بیٹھے ہیں ان کے خلاف بھی مقدمات درج ہوئے ہیں۔ اڑھائی ماہ میں مقدمات درج کر کے انہوں نے جو تاریخ رقم کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کا وہ سیاہ ترین دور تھا اور کبھی بھی اس صوبے کی تاریخ میں اتنے مختصر وقت میں منتخب لوگوں کے خلاف مقدمات درج نہیں کئے گئے۔ میں ایک بار پھر اس بات کو دُہرانا چاہتا ہوں کہ جو بھی گجرات سے متعلق administrative فیصلہ ہوا وہ Government کا فیصلہ تھا، قانون کے مطابق تھا اور قاعدے کے مطابق تھا جسے لوگوں نے تسلیم کیا۔ اگر آپ اسے تسلیم نہیں کرتے تو نہ کریں یہ آپ کا اپنا point of view ہے۔ خدارا! اسے لوگوں کا point of view نہ کہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: یہ Government کا right بھی ہوتا ہے۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: تارڑ صاحب! ایک منٹ ٹھہریں پہلے سردار جاوید اختر صاحب بات کر لیں کیونکہ ان کا ایک بڑا اہم issue ہے تو پھر اس کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔ جی، سردار صاحب!

جناب جاوید اختر: شکریہ، جناب سپیکر! میرے ہاتھ میں 278/22 ایک ایف آئی آر ہے جس میں 9-C کا پرچہ درج ہوا ہے جو کہ سراسر ناجائز ہے۔ میری اس سلسلے میں راجہ بشارت صاحب سے بھی بات ہوئی تھی۔ پولیس سٹیشن "کالا" میں ڈی ایس پی (صدر) نے یہ انتقامی کارروائی اس بندے کے ساتھ کر کے زیادتی کی ہے کیونکہ میں اس کا عینی شاہد ہوں۔ میں نے ڈی ایس پی (صدر) سے پوچھا کہ یہ مقدمہ درج کیوں کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ بندہ ناجائز اسلحہ فروخت کرتا ہے یا کاروبار کرواتا ہے یا لائسنس بنواتا ہے۔ میں نے کہا کہ اس پر اس سے متعلقہ پرچہ درج کروائیں کیونکہ 9-C کا اس سے دُور دُور کا بھی تعلق نہیں ہے تو آپ نے یہ مقدمہ درج کیوں کروایا ہے؟

جناب سپیکر: سردار صاحب! تھانہ کون سا ہے اور تحصیل و ضلع بھی بتا دیں؟

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! تھانہ "کالا" تحصیل اور ضلع ڈی جی خان ہے۔ راجہ بشارت صاحب کی سربراہی میں اگر ایک انکوائری کمیٹی بنا دیں جس میں higher authorities کو بلا لیں تاکہ اس بندے کو انصاف ملے۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! سردار جاوید اختر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس issue کو resolve کریں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب جاوید اختر: جناب سپیکر! میری دوسری گزارش یہ ہے کہ کل سینکڑوں کی تعداد میں سیلاب سے متاثرہ افراد میرے پاس آئے تھے جن کے نام ہی نہیں درج کئے گئے۔ میر اعلاقہ سب سے زیادہ سیلاب

سے متاثر ہوا تھا اور اس بارے میں آپ کو بھی یاد ہو گا۔ یہ صرف راجن پور اور ڈی جی خان کے اضلاع میں ایسا ہوا ہے تو مہربانی کر کے متاثرین سیلاب کے نام دوبارہ سروے کروا کے شامل کروائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: راجہ صاحب! سردار جاوید اختر صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں اور اس معاملے کو resolve کریں۔

وزیر امداد باہمی، تحفظ ماحول، پارلیمانی امور و داخلہ (جناب محمد بشارت راجہ): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری ظہیر الدین: جناب سپیکر! شکریہ، میری چند ایک گزارشات ہیں کیونکہ بلال فاروق تارڑ صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم گجرات کو ڈویژن بنانا تسلیم نہیں کرتے۔ یہ تو کئی چیزیں تسلیم نہیں کرتے، "ایون فیلڈ" میں رہنا تسلیم نہیں کرتے، اس کو اپنی ملکیت تسلیم نہیں کرتے، جتنی بھی منی لانڈرنگ ہوئی ہے جسے سب نے لکھا پڑھا ہے، پچھلے دنوں جرمانہ بھی ہوا ہے، پاس بیٹھ کر انہوں نے ساری charge sheet انہیں بتائی ہے اور کروڑوں روپے انہیں جرمانہ کیا ہے لیکن یہ تو اسے بھی تسلیم نہیں کرتے۔ یہ کسی چیز کو تسلیم نہیں کرتے تو ان کے تسلیم کرنے یا نہ کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پہلے یہ اپنے گریبان میں جھانکیں، تسلیم کریں کہ یہ لٹیرے ہیں، تسلیم کریں کہ یہ ڈاکو ہیں، تسلیم کریں کہ انہوں نے مُلک کو لُوٹا ہے اور تسلیم کریں کہ انہوں نے کسی کے کہنے پر ایک imported حکومت بنائی ہے۔ جو charge sheet ہے اس کا جواب دیں اور اسے تسلیم کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہوا۔ The House is adjourned to meet on Monday 5th December 2022 at 2.00 P.M شکریہ